نومبر / 2025ء

مشکوٰۃ

مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کا ترجمان

وَلۡتَكُنۡ مِّنۡكُمۡ اُمَّةٌ يَّدۡعُوۡنَ اِلَى الۡخَيۡرِ وَيَاۡمُرُوۡنَ بِالۡمَعۡرُوۡفِ
وَيَنۡهَوۡنَ عَنِ الۡمُنۡكَرِ‌ؕ وَاُولٰٓـئِكَ هُمُ الۡمُفۡلِحُوۡنَ
(آل عمران:۱۰۵)

اس شمارہ میں خاص

- قرآن کریم تمام علوم کا سرچشمہ ہے
- ہمارا خدا زندہ خدا ہے
- جدید زمانے کی برائیاں اور ان سے بچنے کا طریقہ

افتتاحی تقریب سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ بھارت 2025ء کے چند مناظر

سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ بھارت 2025ء کے موقع پر علمی مقابلہ جات کے چند مناظر

سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ بھارت 2025ء کے موقع پر Beacon of Youth کے تحت منعقد پروگرامز کے کچھ مناظر

سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ بھارت 2025ء کے موقع پر ورزشی مقابلہ جات کے چند مناظر

ماہنامہ　　از قادیان دارالامان

مشکوٰۃ

مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کا ترجمان

نومبر / 2025ء

جمادی الاوّل، جمادی الثانی 47/1446 ہجری قمری

نبوت 1404 ہجری شمسی

نگران

نیاز احمد نائک
صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت

ایڈیٹر

نیاز احمد نایک

نائب ایڈیٹر

فواد احمد ناصر، احسان علی اوکے
مصور احمد مسرور

مینیجر

مدثر احمد گنائی

مجلس ادارت

بلال احمد آہنگر، مرشد احمد ڈار،
سید گلستان عارف

مقام اشاعت

دفتر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت

سالانہ بدل اشتراک

اندرون ملک: 220 روپیہ، بیرون ملک :: 50 1 $

قیمت فی پرچہ: 20 روپیہ

فہرست مضامین

اداریہ	2
قرآن کریم / انفاخ النبی ﷺ	3
کلام الامام المہدیؑ / امام وقت کی آواز	4
خلاصہ خطبہ جمعہ بیان فرمودہ مورخہ 9/ مئی 2025ء	5
قرآن کریم تمام علوم کا سرچشمہ ہے	9
ہمارا خدا زندہ خدا ہے	12
جدید زمانے کی برائیاں اور ان سے بچنے کا طریقہ	14
پیغام حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز	16
گوشۂ ادب	17
بنیادی مسائل کے جوابات	18
فتاویٰ حضرت مصلح موعودؓ	20
Diary Dose	21
بزم اطفال	22
ملکی رپورٹس	23
Health & Fitness	24
سائنس کی دنیا	25
The Pure and righteous Life Of Hazrat Mirza Ghulam Ahmad[PBUH]	28
Transforming Jealousy Into Inspired Envy	31
The Sacred Duty of Calling Towards Allah	33
Summary of the Friday Sermon	40

Printed and Published by Mohammad Nooruddin M.A, B.Lib and owned by Majlis Khuddam-ul-Ahmadiyya Bharat, Qadian and Printed at Fazl e Umar Printing Press, Harchowal Road, Qadian, Dist-Gurdaspur, 143516, Punjab, India and Published at Office Majlis Khuddam-ul-Ahmadiyya Bharat, P.O Qadian, Dist-Gurdaspur, 143516, Punjab, India. **Editor:** Niyaz Ahmad Naik

اداریہ

تقویٰ خلافت خدمت

اللہ تعالیٰ کے فضل سے مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کو ایک بار پھر اپنے سالانہ اجتماع کے انعقاد کی سعادت حاصل ہوئی ہے۔ یہ وہ بابرکت موقع ہے جب مومنانہ جوش، روحانی تربیت اور اخوت و وفا کی فضا میں خدامِ احمدیت اپنے عہدوں کی تجدید کرتے ہیں۔

اجتماع کا امسالہ موضوع — تقویٰ، خدمت اور خلافت — دراصل ایک مومن کی پوری زندگی کا خلاصہ ہے۔ تقویٰ وہ بنیاد ہے جس پر ایمان کی عمارت قائم ہوتی ہے۔ یہ وہ روشنی ہے جو دلوں کو منور کرتی ہے، عبادتوں کو زندگی بخشتی ہے اور انسان کو ہر برائی سے بچاتی ہے۔ جب ایک خادم اپنے اندر تقویٰ پیدا کرتا ہے تو وہ خدا تعالیٰ سے ایسا تعلق قائم کر لیتا ہے جو اسے دنیا کی ہر لغزش سے محفوظ رکھتا ہے۔

خدمتِ خلق، تقویٰ کا عملی مظہر ہے۔ جس دل میں خدا کی محبت رچ بس جائے وہ مخلوقِ خدا کے لئے بھی درد محسوس کرتا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشادات ہمیں یہ سبق دیتے ہیں کہ خدامِ احمدیت کو اپنی توانائیاں انسانیت کی بھلائی میں صرف کرنی چاہئیں چاہے وہ کسی محتاج کی مدد ہو کسی کمزور کا سہارا یا جماعتی کاموں میں خلوص کے ساتھ حصہ لینا۔

خلافت — وہ مرکزِ نور ہے جس سے تقویٰ و خدمت دونوں کو سمت اور برکت ملتی ہے۔ خلافتِ احمدیہ سے وابستگی دراصل کامیابی کی کنجی ہے۔ حضور انور کے ارشادات ہمیں بار بار اس حقیقت کی طرف متوجہ کرتے ہیں کہ ہماری ہر ترقی ہر کامیابی اور ہر بابرکت قدم خلافت سے وفا کے تعلق پر منحصر ہے۔

آج کے خدام پر ایک اور عظیم ذمہ داری یہ بھی ہے کہ وہ اپنی آئندہ نسلوں کی تربیت کریں۔ گھروں میں نیکی، محبت، عبادت اور خلافت سے وفا کا ماحول پیدا کریں تاکہ آنے والی نسلیں بھی ایمان و خدمت کے اسی درخت کو بڑھاتی چلی جائیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ ارشاد ہم سب کے لئے مشعلِ راہ ہے:

’’خود نیک بنو اور اپنی اولاد کے لئے ایک عمدہ نمونہ نیکی اور تقویٰ کا ہو جاؤ اور اس کو متقیم اور دیندار بنانے کے لئے سعی اور دعا کرو۔ جس قدر کوشش تم ان کے لئے مال جمع کرنے کی کرتے ہو، اسی قدر کوشش اس امر میں کرو۔ خوب یاد رکھو کہ جب تک خدا تعالیٰ سے رشتہ نہ ہو اور سچا تعلق اس کے ساتھ نہ ہو جاوے، کوئی چیز نفع نہیں دے سکتی۔‘‘

(ملفوظات، جلد ۷، صفحہ ۳۲۰، ایڈیشن ۲۰۰۲ء)

ایک اور جگہ فرماتے ہیں کہ:

’’تقویٰ کا مرحلہ بڑا مشکل ہے۔ اُسے وہی طے کر سکتا ہے جو بالکل خدا تعالیٰ کی مرضی پر چلے۔ جو وہ چاہے وہ کرے۔ اپنی مرضی نہ کرے۔ بناوٹ سے کوئی حاصل کرنا چاہے تو ہرگز نہ ہوگا۔‘‘ (تقویٰ ایسی چیز نہیں کہ بناوٹ سے حاصل ہو جائے۔ یہ کبھی نہیں ہو سکتا) ’’اس لئے خدا کے فضل کی ضرورت ہے اور وہ اسی طرح سے ہو سکتا ہے کہ ایک طرف تو دعا کرے اور ایک طرف کوشش کرتا رہے۔ خدا تعالیٰ نے دعا اور کوشش دونوں کی تاکید فرمائی ہے‘‘۔

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۴۹۲۔ ایڈیشن ۲۰۰۳ء مطبوعہ ربوہ)

اگر ہم تقویٰ کو اپنا زیور بنائیں، خدمت کو اپنی پہچان اور خلافت کو اپنی رہنمائی تو یقیناً ہماری زندگیوں میں روحانی انقلاب برپا ہو جائے گا اور ہم حقیقی خدامِ احمدیت بننے کا حق ادا کریں گے۔

اللہ تعالیٰ اس اجتماع کو ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے اور تمام خدام و اطفال کو اس کے روحانی ثمرات سے مالا مال کرے۔ آمین۔

سلیق احمد نایک

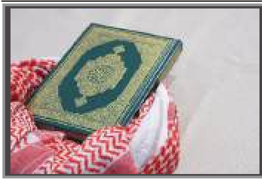

اَلْقُرْاٰنُ الْکَرِیْمُ

اِھۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ ۙ﴿۵﴾

ترجمہ: ہمیں سیدھے راستہ پر چلا۔ اس آیت کی تفسیر میں سیدنا حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں:

اِھۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ میں دین اور دنیا کے ہر معاملہ کے لئے دعا ہے یہ دعا ایسی جامع ہے کہ دین اور دنیا کے ہر معاملہ میں اس سے انسان فائدہ اٹھا سکتا ہے اور ہدایت کا طالب خواہ کسی مذہب کا ہو اس سے فائدہ اٹھانے میں کوئی عذر پیش نہیں کر سکتا۔ اِھۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ میں صرف سیدھے اور بے نقص راستہ دکھانے کی التجا ہے کسی مذہب کا نام نہیں کسی خاص طریقہ کا ذکر نہیں۔ کسی معین اصل کی طرف اشارہ نہیں صرف اور صرف صداقت اور غیر مخلوط اور خالص صداقت کی درخواست ہے جسے ہر شخص اپنے عقیدہ اور خیال کو نقصان پہنچائے بغیر دہرا سکتا ہے۔ ایک مسیحی ایک یہودی ایک ہندو ایک زردشتی ایک بدھ ایک دہریہ بھی ان الفاظ پر اعتراض نہیں کر سکتا۔ دہریہ خدا تعالیٰ کو نہیں مانتا لیکن وہ یوں کہہ سکتا ہے کہ اگر کوئی خدا ہے تو میں اس سے کہتا ہوں کہ مجھے سیدھا راستہ دکھا۔ پس یہ دعا جامع بے ضرر اور عام ہے ہر شخص ہر حالت میں اس کا محتاج ہے اور اس کے مانگنے میں اسے کوئی اعتراض نہیں ہو سکتا۔ میرا تجربہ ہے کہ جن غیر مذاہب کے لوگوں نے میرے کہنے پر یہ دعا مانگی ہے اللہ تعالیٰ نے ان پر اسلام کی سچائی کھول دی ہے اور میں تجربہ کی بناء پر یقین رکھتا ہوں کہ جو کوئی بھی سچے دل سے یہ دُعا مانگے گا اس کی ہدایت کے لئے ضرور کوئی سامان خدا تعالیٰ کی طرف سے پیدا کیا جائے گا کہ یہ ممکن نہیں کہ اس دنیا کا پیدا کرنے والا موجود ہو اور ہدایت کے لئے چلانے والا اس کے دروازہ سے مایوس آئے۔

(تفسیر کبیر جلد 1 صفحہ 35 ایڈیشن 2004ء)

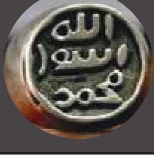

إِنْفَاخُ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم

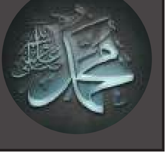

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اَلْمُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِ كَالْبُنْيَانِ يَشُدُّ بَعْضُهُ بَعْضًا، وَشَبَّكَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ۔ ایک مومن دوسرے مومن کے لئے ایسی عمارت کی طرح ہے جس کا ایک حصہ دوسرے حصہ کو مضبوط کرتا ہے اور (یہ کہہ کر وضاحت کے لئے) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ہاتھ کی انگلیوں کو دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈالا۔

(صحیح البخاری کتاب المظالم باب نصر المظلوم:۲۴۴۶)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جس نے میرے ولی سے دشمنی اختیار کی تو مَیں نے اس کے ساتھ اعلان جنگ کر دیا۔ مجھے یہ چیز سب سے زیادہ پسند ہے کہ میرا بندہ فرض کی ہوئی چیزوں کے ذریعہ میرا قرب حاصل کرے۔ اور میرا بندہ نوافل کے ذریعہ میرے قریب ہوتا جاتا ہے یہاں تک کہ مَیں اسے پیار کرنے لگتا ہوں اور جب مَیں اسے پیار کرنے لگ جاتا ہوں تو مَیں اس کے کان بن جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے اور اس کی آنکھ بن جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے اور اس کے ہاتھ بن جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے اور اس کے پاؤں بن جاتا ہوں جن سے وہ چلتا ہے۔

(صحیح بخاری کتاب الرقاق باب التواضع۔ حدیث نمبر ۶۵۰۲)

کَلَامُ الْاِمَامِ الْمَهْدِیِّ ؑ

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

’’پہلا خلق ان میں سے عفو ہے‘‘ (معاف کرنا ہے) یعنی کسی کے گناہ کو بخش دینا۔ اس میں ایصالِ خیر یہ ہے کہ جو گناہ کرتا ہے۔ وہ ایک ضرر پہنچاتا ہے اور اس لائق ہوتا ہے کہ اس کو بھی ضرر پہنچایا جائے۔ سزا دلائی جائے۔ قید کرایا جائے۔ جرمانہ کرایا جائے یا آپ ہی اس پر ہاتھ اٹھایا جائے۔ پس اس کو بخش دینا اگر بخش دینا مناسب ہو تو اس کے حق میں ایصالِ خیر ہے۔ اس میں قرآن شریف کی تعلیم یہ ہے۔ وَالْكَاظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ (آل عمران: 135)۔ جَزٰٓؤُا سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِّثْلُهَا فَمَنْ عَفَا وَاَصْلَحَ فَاَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ (الشوریٰ: 41) یعنی نیک آدمی وہ ہیں جو غصہ کھانے کے محل پر اپنا غصہ کھا جاتے ہیں اور بخشنے کے محل پر گناہ کو بخشتے ہیں۔ بدی کی جزا اسی قدر بدی ہے جو کی گئی ہو۔ لیکن جو شخص گناہ کو بخش دے اور ایسے موقعہ پر بخشے کہ اس سے کوئی اصلاح ہوتی ہو۔ کوئی شر پیدا نہ ہوتا ہو۔ یعنی عین عفو کے محل پر ہو۔ نہ غیر محل پر (یعنی اس بخشنے کا فائدہ ہو) تو اس کا وہ بدلہ پائے گا‘‘۔

(اسلامی اصول کی فلاسفی روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 351)

امام وقت کی آواز

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

اگر جماعت کی قدر نہیں کریں گے اگر خلیفہ وقت کی باتوں پر کان نہیں دھریں گے تو آہستہ آہستہ نہ صرف اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کے فضلوں سے دور کر رہے ہوں گے بلکہ اپنی نسلوں کو بھی دین سے دور کرتے چلے جائیں گے۔ پس غور کریں، سوچیں کہ اگر یہ دنیا آپ کو دین سے دور لے جا رہی ہے تو یہ انعام نہیں ہلاکت ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا انکار ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کی بے قدری ہے۔

ہمیں ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ ہم نے اس زمانے کے امام کی بیعت کی ہے جس کے آنے کی ہر قوم منتظر ہے۔ جس کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑے پیار کے الفاظ استعمال کئے ہیں۔ جس کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام بھیجا ہے۔ (المعجم الاوسط جلد 3 من اسمہ عیسیٰ حدیث نمبر 4898 صفحہ 383-384 دار الفکر عمان اردن طبع اول 1999ء)

تو کیا ایسے شخص کی طرف منسوب ہونا کوئی معمولی چیز ہے؟ یقیناً یہ بہت بڑا اعزاز ہے جو ایک احمدی کو ملا ہے۔ پس اس اعزاز کی قدر کرنا ہر احمدی کا فرض ہے۔ یہ قدر پھر ایک حقیقی احمدی کو عبد شکور بنائے گی اور پھر وہ خدا تعالیٰ کے فضلوں کو پہلے سے بڑھ کر اترتے دیکھے گا۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ 23/ اپریل 2010ء بمقام سوئٹزرلینڈ)

خطبات و خطابات

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۹؍ مئی ۲۰۲۵ء بمطابق ۹؍ ہجرت ۱۴۰۴ ہجری شمسی بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ (سرے)، یو کے

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

جنگ موتہ کی مزید تفصیل اس طرح بیان ہوئی ہے کہ حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مَیں اِن لوگوں کے ہمراہ سفر میں شامل ہوا جو حضرت زید بن حارثہؓ کے ساتھ نکلے تھے۔ مجھے اہلِ یمن میں سے ایک شخص ملا۔ اس کے پاس صرف تلوار تھی۔ ایک مسلمان نے اونٹ ذبح کیا۔ اس شخص نے اُس سے کچھ جِلد (کھال) مانگی، وہ اُس نے اِسے دے دی۔ اس نے اُسے ڈھال کی طرح بنا لیا۔

پھر کہتے ہیں کہ ہم سفر پر روانہ ہوئے۔ ہماری رومی لشکر سے مڈھ بھیڑ ہوئی۔ ان میں سے ایک شخص جو بھورے گھوڑے پر سوار تھا۔ اس پر سنہری زِین اور سنہری اسلحہ تھا، وہ رومی مسلمانوں کو للکارنے لگا۔ وہ یمنی شخص اُس کی طرف چٹان کے پیچھے سے آیا دشمن کے گھوڑے کی پیچھے سے کونچیں کاٹ دیں، جنگ ہوئی، رومی نیچے گر پڑا۔ وہ تلوار لے کر اُس پر سوار ہو گیا اور مسلمان نے اُسے قتل کر دیا۔ اِس کا گھوڑا اَور اسلحہ لے لیا۔

جب اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو فتح عطا کی تو حضرت خالد بن ولیدؓ نے اُس یمنی شخص کی طرف پیغام بھیجا اور اُس سے کچھ سامان لے لیا۔

حضرت عوفؓ بیان کرتے ہیں کہ مَیں حضرت خالدؓ کے پاس آیا۔ مَیں نے کہا کہ آپؓ کو علم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سامان کے بارے میں کیا فیصلہ کیا تھا کہ وہ قاتل کے لئے ہوگا؟ اُنہوں نے کہا کہ ہاں! مجھے پتا ہے، مگر مَیں نے اسے زیادہ سمجھا تھا۔ مَیں نے اُنہیں کہا کہ یہ سامان اُس شخص کو واپس کر دیں ورنہ مَیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کروں گا۔ حضرت خالدؓ نے سامان واپس کرنے سے انکار کر دیا۔

یہ امر آنحضرتؐ کی خدمت میں پیش ہوا تو آپؐ نے حضرت خالدؓ سے پوچھا کہ تم نے کیا کیا؟ اُنہوں نے عرض کیا کہ مَیں نے اُسے کثیر مال سمجھا، اِس لئے کچھ اُس میں سے واپس لے لیا۔ آپؐ نے فرمایا: جو اُس سے لیا تھا وہ اُسے واپس کر دو۔ حضرت عوفؓ کہتے ہیں، مَیں نے کہا کہ خالد! اب اس سے لو! جب وہ حضرت خالدؓ کو یہ کہہ رہے تو آنحضرتؐ نے سن لیا، آپؐ نے فرمایا! کیا ہوا؟ کہتے ہیں کہ مَیں نے پھر سارا واقعہ سنایا۔ اِس پر آپؐ ناراض ہو گئے۔ آپؐ نے فرمایا: خالد! اُسے سارا سامان واپس نہ کرنا۔ پھر آپؐ نے تربیت کے لئے فرمایا کہ کیا تم میرے اُمراء کو اِس حالت میں چھوڑنا چاہتے ہو کہ تمہارے لئے معاملے کا نکھرا ہوا حصّہ ہو اور اُن کی گندگی اُن پر ہو؟

حضورِ انور نے فرمایا کہ اب یہاں امیر کا وقار قائم کرنا تھا، تو آپؐ نے فرمایا کہ اِس طرح تم امیر کو طعنہ دے رہے ہو کہ تم نے پہلے غلط کام کیا۔ اس لئے آپؐ نے پہلا فیصلہ واپس لیا۔

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ غزوہ موتہ میں بعض مسلمان شہید ہو گئے۔ مسلمانوں کو مشرکین کا کچھ حصّہ بطور مالِ غنیمت ملا۔ حضرت خزیمہ بن ثابتؓ بیان کرتے ہیں کہ مَیں نے موتہ کی جنگ میں شرکت کی، رومیوں میں سے ایک شخص نے مجھے دعوتِ مبارزت دی، مَیں

نے اِس کا کام تمام کر دیا۔ اُس نے خَود پہن رکھا تھا، جس میں یاقوت لگے ہوئے تھے، میرا اِرادہ وہ یاقوت تھے۔ مَیں نے اُنہیں لیا۔ جب مَیں آنحضورؐ کی خدمتِ اقدس میں پہنچا، تو مَیں نے آپؐ کی خدمت میں یاقوت پیش کر دیئے۔ آپؐ نے وہ مجھے عطا کر دیئے۔

حضرت خالد بن ولیدؓ بیان کرتے ہیں کہ موتہ کے دن میرے ہاتھ میں نو تلواریں ٹوٹیں اور صرف ایک یمنی چوڑی تلوار ہی میرے ہاتھ میں رہ گئی۔ علّامہ محمد بن یوسف کہتے ہیں کہ اِس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ مسلمانوں نے مشرکین کو خوب قتل کیا تھا ورنہ وہ مشرکین سے نجات نہ پا سکتے۔

مسلمانوں کی تعداد تین ہزار جبکہ مشرکین کی تعداد دو لاکھ سے زیادہ تھی۔ یہ تنہا ہی مسلمانوں کی فوقیت پر ایک مستقل دلیل ہے۔ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ!

ایک روایت میں ہے کہ حضرت یعلیٰ بن اُمیہؓ اہلِ موتہ کی خبر لے کر آنحضرتؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپؐ نے فرمایا: اگر تم پسند کرو تو تم مجھے بتا دو، اگر تم پسند کرو تو مَیں تمہیں ان کے بارے میں بتا دیتا ہوں۔ اُنہوں نے عرض کیا کہ اَے اللہ کے رسولؐ! آپؐ مجھے بتا دیں۔ آپؐ نے اُنہیں سارا واقعہ بتا دیا۔ اُنہوں نے عرض کی کہ مجھے اُس ذات کی قسم! جس نے آپؐ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے کہ آپؐ نے اِن واقعات میں سے ایک لفظ بھی نہیں چھوڑا۔ آپؐ نے فرمایا کہ اللہ نے زمین کو میرے لئے بلند کیا یہاں تک کہ مَیں نے اُن کا معرکہ دیکھا۔

مَیں نے خواب میں اُنہیں دیکھا۔ وہ سونے کے بستروں پر تھے۔ مَیں نے حضرت عبداللہ بن رواحہؓ کا بستر دیکھا۔ ان کے بستر میں ذرا ٹیڑھا پن تھا۔ مَیں نے پوچھا کہ اِس کی کیا وجہ ہے؟ مجھے کہا گیا کہ یہ دونوں سیدھے گئے لیکن عبداللہ نے کچھ تردّد کیا تھا، پھر آگے گئے۔ حضورِ انور نے فرمایا کہ اِس تردّد کا ذکر پچھلے خطبہ میں ہوا ہے، اُنہوں نے خود کہا ہے کہ مجھے پہلے خیال گزرا تھا کہ مَیں نہ لڑوں۔

ایک روایت میں ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما، حضرت جعفرؓ کے بیٹے عبداللہ کو سلام کرتے تو کہتے: اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنِ ذِی الْجَنَاحَيْنِ کہ اَے دو پَروں والے کے بیٹے! تم پر سلامتی ہو۔

حضرت مصلح موعودؓ بعض مسائل بیان کرتے ہوئے ایک تفصیل میں بیان فرماتے ہیں کہ جو مشکل مسائل ہوتے ہیں، اُن کو بعض لوگ سمجھتے ہیں اور بعض نہیں سمجھتے، اور اِس بات کی ضرورت ہوتی ہے کہ دوسرے لوگ جو باخبر ہیں، اُنہیں وہ مسائل سمجھائیں، خواہ اِس وجہ سے کہ وہ خود غور نہیں کرتے یا اِن کا دل کسی گناہ کی وجہ سے خدا تعالیٰ کا فضل جذب کرنے کے لئے تیار نہیں ہوتا۔ یہ مشکل مضامین بالعموم دو طرح کے ہوتے ہیں۔ ایک علمی مضامین جو باریک فلسفے پر مبنی ہوتے ہیں مثلاً توحید ہے، اُس کا اتنا حصّہ تو ہر شخص سمجھ سکتا ہے کہ خدا ایک ہے، مگر آگے یہ صوفیانہ باریکیاں کہ کس طرح انسان کے ہر فعل پر خدا تعالیٰ کی توحید کا اثر پڑتا ہے، اِس کے لئے ایک عارف کی ضرورت ہو گی اور یہ مسائل دوسرے کو سمجھانے کے لئے کوئی عالِم درکار ہو گا۔ ہر شخص یہ باریکیاں نہیں نکال سکتا۔ لیکن اتنی بات ضرور سمجھ لے گا کہ قرآنِ کریم دوسرے خدا کا قائل نہیں ہے۔ دوسرے یہ مشکلات ایسے مطالب کے متعلق پیدا ہوتی ہیں جو علمی تو نہ ہوں مگر وہ اُس زبان میں بیان کئے گئے ہوں، جسے تشبیہ یا اِستعارہ کہتے ہیں۔ عوام النّاس اُس زبان کو نہ جاننے کی وجہ سے اِس کے ایسے معنی کر لیتے ہیں جو حقیقت پر مبنی نہیں ہوتے۔

مثلاً رسولِ کریمؐ کے زمانے میں ایک واقعہ پیش آیا۔ جب شام کی جنگ میں رسولِ کریمؐ نے حضرت زید بن حارثہؓ کو سالارِ لشکر بنا کر بھیجا اور فرمایا کہ اگر زید مارے جائیں تو جعفر بن ابی طالب کمان لے لیں اور اگر جعفر مارے جائیں تو عبداللہ بن رواحہ کمان لے لیں تو جیسے آپؐ نے فرمایا تھا ویسا ہی وقوع میں آیا۔ آپؐ نے حضرت جعفرؓ کی شہادت پر فرمایا! جعفر پر تو کوئی رونے والا نہیں۔ آپؐ کا مطلب یہ نہ تھا کہ لوگ جا کر روئیں، بلکہ یہ دکھ کے اظہار کا ایک اِستعارہ تھا کہ ہمارا بھائی بھی مارا گیا اور ہم صبر کر رہے ہیں۔ مگر انصار نے اِس فقرہ کو لفظی معنے میں لے کر عورتوں کو حضرت جعفرؓ کے گھر بھیج دیا جنہوں نے وہاں رونا دھونا شروع کر دیا۔ جب آپؐ کو اِس کا علم ہوا تو فرمایا کہ میرا یہ مطلب تو نہیں تھا۔ پھر آپؐ نے فرمایا: اِن کے سروں پر مٹی ڈالو یعنی انہیں چھوڑ دو، وہ خود خاموش ہو

جائیں گی۔ مگر ایک شخص نے اِس بات کو بھی لفظی معنے میں لے کر واقعی مٹی ڈالنا شروع کر دی۔ حضرت عائشہؓ نے اُسے ڈانٹا کہ تُو نے بات کو سمجھا ہی نہیں۔ حضورِ انور نے فرمایا کہ بعض دفعہ لفظی معنی ایسے لے لیتے ہیں کہ جو حقیقت کے خلاف ہوتے ہیں اور اِس طرح بات کہیں کی کہیں پہنچ جاتی ہے۔

اِس واقعہ سے صحابہؓ کے آنحضرتؐ سے عشق کا بھی اظہار ہوتا ہے۔ حضرت مصلح موعودؓ نے یہ واقعہ بیان کر کے ایک اور جگہ اِس طرح بیان فرمایا ہے کہ جب صحابہؓ نے اپنی عورتوں کو رونے کے لئے حضرت جعفرؓ کے گھر بھیجا تو اِس واقعہ سے صحابہؓ کے دلوں میں حضرت رسولِ کریمؐ کی جو محبّت تھی، اُس کا اظہار ہوتا ہے، اس نے انہیں یہ سوچنے کا موقع نہیں دیا کہ رسولِ کریمؐ کیا چاہتے ہیں؟ بلکہ اُنہوں نے فوراً عورتوں سے کہہ دیا کہ اپنے غم کو بُھلا کر رسولِ کریمؐ کے غم میں شریک ہو جاؤ۔ اِس سے تم سمجھ سکتے ہو کہ اُن کے دلوں میں رسولِ کریمؐ کا کیسا عشق تھا!

آپؓ فرماتے ہیں کہ بظاہر یہ ایک چھوٹا سا واقعہ ہے مگر جذبات کے اظہار کے لئے اِس سے بہتر واقعات بہت کم مل سکتے ہیں۔ یہ وہ لوگ تھے جن کی خدمات محمد ﷺ کے سامنے تھیں، جن کی قربانیاں ہر آن اور ہر لحہ رسولِ کریمؐ کی آنکھوں کے سامنے ہوا کرتی تھیں اور رسولِ کریمؐ سے یہ لوگ ایسی محبّت رکھتے تھے کہ جس کی نظیر کسی دنیوی رشتے میں نہیں مِل سکتی۔ پس اگر دنیا کے لحاظ سے دیکھا جائے، اگر احساسات کے لحاظ سے دیکھا جائے تو محمد ﷺ کو ان لوگوں کے خیالات کی پاسداری زیادہ ہونی چاہیے تھی اور ہماری نسبت رسولِ کریمؐ کی محبت کم ہونی چاہیے تھی۔ لیکن محمد ﷺ کی غیر محدود محبّت نے، جہاں تک انسانی محبّت غیر محدود ہو سکتی ہے، یہ پسند نہ کیا کہ وہ تمہاری ہمتوں کو پست ہونے دیں، بلکہ رسولِ کریمؐ کی محبّت نے یہ بھی پسند نہ کیا کہ وہ درمیانی اُمّت کی ہمت کو پست ہونے دیں۔

چنانچہ ایک مجلس میں آپؐ نے بعد میں آنے والے لوگوں کا ذکر اِن الفاظ میں فرمایا کہ میرے بھائی! جو میرے بعد آنے والے ہیں، وہ ایسے ہوں گے۔ صحابہؓ کو یہ سن کر رشک پیدا ہوا اور اُنہوں نے عرض کیا کہ وہ بھائی ہوئے اور ہم نہ ہوئے؟ آپؐ نے فرمایا کہ تم صحابہؓ ہو اَور وہ میرے بھائی ہیں۔ تمہیں کیا یہ کم نعمت حاصل ہے کہ تم مجھے دیکھ رہے ہو اَور میرے ساتھ رہ کر خدماتِ دینیہ بجالا رہے ہو۔ اور وہ لوگ جو مجھے نہیں دیکھیں گے اور وہ لوگ جو میرے بعد آئیں گے، مجھے کوئی لفظ اُن کے متعلق بھی تو بولنے دو تا اُنہیں بھی تسلی ہو اور اُن کے حوصلے بھی بلند ہوں۔ چنانچہ دیکھ لو کہ رسولِ کریمؐ نے تمہارے حوصلے کس قدر بڑھا دئے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا کہ مَیں نہیں جانتا کہ میری اُمّت کا پہلا حصّہ بہتر ہے یا آخری حصّہ بہتر ہے۔

علّامہ ابنِ کثیر کی کتاب البدایہ والنّہایہ میں شہدائے موتہ کا ذکر کرنے کے بعد لکھا ہے کہ اِن کی تعداد بارہ تھی۔ حضورِ انور نے فرمایا کہ بعض روایات میں شہداء کی تعداد زیادہ بھی بیان ہوئی ہے۔ لیکن بہرحال یہ بہت بڑا معجزہ ہے کہ دو لشکر آمنے سامنے ہوں، جو خدا کی راہ میں لڑ رہا ہو، اُس کی تعداد تین ہزار ہو جبکہ دوسرے مخالف لشکر کی تعداد دو لاکھ ہو، ایک لاکھ رومی اور ایک لاکھ عیسائی، وہ ایک دوسرے کے ساتھ معرکہ آزما ہوں، پھر بھی مسلمانوں کے صرف بارہ یا بہت تھوڑی تعداد میں افراد شہید ہوئے اور مشرکین کی کثیر تعداد واصلِ جہنّم ہو۔

جب مسلمان موتہ سے واپس آئے تو آنحضرتؐ اور صحابہ کرامؓ نے اُن کا استقبال کیا۔ بعض لوگوں کو یہ غصّہ تھا کہ یہ لوگ شہید ہو کے کیوں نہیں آئے، یہ تو کوئی فتح نہیں ہوئی، اور بعض لشکر پر مٹی پھینکنے لگے اور کہنے لگے کہ اَے راہِ فرار اختیار کرنے والو! تم اللہ کی راہ سے بھاگ نکلے ہو۔ اِس پر آنحضرتؐ نے فرمایا کہ یہ فرار ہونے والے نہیں بلکہ کَرَّار یعنی پلٹ کر حملہ کرنے والے ہیں۔

پھر ایک سریّہ کا ذکر ہے، یہ سریّہ حضرت عَمرو بن العاصؓ کہلاتا ہے، یہ سریّہ جمادی الثانی ۸ ہجری میں ہوا۔ ابنِ اسحٰق کے علاوہ سب اِس پر متفق ہیں کہ یہ سریّہ غزوۂ موتہ کے بعد ہوا اور غزوہ جمادی الاُولیٰ ۸ ہجری میں ہوا تھا۔ اِس سریّہ کا سبب یہ بنا کہ رسول اللہؐ کو خبر ملی کہ بنو قضاعہ کا ایک گروہ مدینہ کے اطراف میں حملہ کرنے کے لئے اکٹھا ہو رہا ہے۔ اِن کی سرکوبی کے لئے رسولِ کریمؐ نے حضرت عَمرو بن العاصؓ کو روانہ فرمایا۔

آپؐ نے اِن کی زیرِقیادت مہاجرین اور انصار پر مشتمل تین سو افراد کا لشکر تیار کیا، جس میں تیس گھڑسوار تھے، آپؐ نے حضرت عمروؓ کے لئے ایک سفید رنگ کا جھنڈا باندھا اور ساتھ ایک سیاہ رنگ کا جھنڈا بھی دیا۔ آپؓ جنگ میں خاص مہارت رکھتے تھے اور فنونِ حرب سے بھی آگاہی رکھتے تھے اور رسول اللہؐ نے اُنہیں اُن کی جنگی مہارت کی وجہ سے امیر بنایا تھا۔ اور آپؓ کو اِس سریّہ پر بھیجنے کی ایک وجہ یہ بھی تھی کہ چونکہ اُن کی دادی کا تعلق قبیلہ بَلِّی سے تھا، اِس لئے بنو بَلِّی سے اچھے تعلقات اُستوار کرنے کے لئے آپؓ ایک اچھا ذریعہ ثابت ہو سکتے تھے۔

اسلامی لشکر روانہ ہوا، یہ رات کو سفر کرتا تھا اور دن کے وقت چھپ جاتا تھا، یہاں تک کہ وہ قبیلہ جذام کے علاقہ میں سلاسل نام کے ایک چشمے کے قریب پہنچ گیا۔ اِس کی مناسبت سے اِس کو سریّہ ذات السلاسل بھی کہا جاتا ہے۔ چشمے کے قریب پہنچنے پر مسلمانوں کو علم ہوا کہ دشمن کا لشکر بہت بڑا ہے، حضرت عمروؓ نے مزید امداد کے لئے حضرت رافع بن مکیثؓ کو رسول اللہؐ کی طرف بھیجا، آپؐ نے حضرت ابو عُبَیدہ بن الجراحؓ کے لئے جھنڈا تیار کیا اور دو سو مہاجرین اور انصار کا لشکر اُن کے ساتھ روانہ کیا، حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ بھی اِن میں شامل تھے۔ آپؐ نے حضرت ابو عُبَیدہؓ کو روانہ کرتے ہوئے نصیحت فرمائی کہ پہنچنے کے بعد حضرت عمرو کے ساتھ شامل ہو جائیں اور ایک ہی لشکر بن جائیں اور باہم اختلاف نہ کریں۔

بہر حال تفصیل میں لکھا ہے کہ مسلمان وہاں سے چل پڑے اور دشمن کے علاقے میں پہنچ کر اُسے روند ڈالا اور اُس پر غالب آ گئے۔ یہاں تک کہ جب مسلمان اِس جگہ پہنچے، جہاں اُنہیں دشمن کے جمع ہونے کی خبر ملی تھی، تو دشمن مسلمانوں کی خبر پا کر بھاگ گئے اور منتشر ہو گئے۔ مسلمانوں نے اُن کا پیچھا کیا تو دشمن کے ایک چھوٹے سے گروہ سے اُن کا مقابلہ ہوا، جس پر اُنہوں نے حملہ کر کے اُنہیں شکست دی اور باقی سب بھاگ گئے۔

مسلمان چند دن یہاں ٹھہرے رہے اور جہاں بھی دشمن کے کسی گروہ کے متعلق سنتے تو اِس سے مقابلہ کے لئے گھڑسوار بھیجتے، جو اُن سے مقابلہ کرتے اور بکریاں اور اونٹ لے کر واپس آتے۔ مسلمان واپس مدینہ آنے کے لئے روانہ ہو گئے۔ حضرت عمروؓ نے عوف بن مالک اشجعیؓ کو رسول اللہؐ کے پاس آگے روانہ کیا تا کہ وہ اُن کی واپسی، سلامتی اور جنگ کے حالات کے متعلق آپؐ کو آگاہ کریں۔

پھر سریّہ ہے حضرت ابو عُبَیدہ بن الجراحؓ، یہ سریّہ رجب ۸ر ہجری میں ہوا۔ اِس سریّہ کے دیگر نام بھی ہیں۔ اِس سریّہ کو سریّہ سِیْفُ الْبَحْر بھی کہا جاتا ہے۔

سِیْفُ الْبَحْر کے معنی ساحلِ سمندر کے ہیں۔ اِس سریّہ میں چونکہ صحابہؓ بحیرۂ احمر کے ساحل پر جا کر ٹھہرے تھے، اِس لئے اِسے سریّہ سِیْفُ الْبَحْر کہا جاتا ہے۔ اس لشکر کو پتے کھانے والا لشکر اِس لئے کہا جاتا ہے کہ چونکہ اِس سریّہ کے دوران ایک وقت ایسا بھی آیا تھا کہ صحابہؓ درختوں کے پتے کھانے پر بھی مجبور ہو گئے تھے۔

اِس سریّہ کے امیر حضرت ابو عبیدہ بن الجراحؓ تھے۔ رسول اللہؐ نے اُنہیں تین سو مہاجرین اور انصار صحابہؓ کا ایک لشکر دے کر بنو جُهَيْنَه کی ایک شاخ کی طرف بھیجا۔ اِس لشکر میں حضرت عمرؓ بھی شامل تھے۔

اِس سریّہ کا مقصد یہ بیان کیا جاتا ہے کہ قریشِ مکّہ کا ایک قافلہ، جو اناج لے کر ساحلِ سمندر کے ساتھ ساتھ شام سے مکّہ جا رہا تھا، اِس پر جُهَيْنَه کے ایک قبیلے کی طرف سے حملے کا خطرہ تھا۔ یہ صلح حدیبیہ کا زمانہ تھا اور چونکہ جُهَيْنَه آنحضورؐ کے حلیف تھے، اِس لئے آپؐ نے دُور اندیشی سے کام لیتے ہوئے ایک حفاظتی دستہ بطورِ احتیاط اُن کی طرف بھیج دیا تا کہ شام سے آنے والے قریشی قافلے سے تعرض نہ ہو اور قریش کو نقضِ امن و نقضِ معاہدہ کا بہانہ نہ مِل جائے۔ اِس سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ اصحابؓ کسی سے لڑنے کے لئے نہیں گئے تھے، اِس لئے پندرہ دن سے زائد عرصے کے قیام میں کسی لڑائی کا ذکر نہیں ملتا۔

خطبہ ثانیہ سے قبل حضورِ انور نے پاکستان اور ہندوستان کی موجودہ جنگی کشیدگی کی صورتحال، فلسطین کے مظلوم مسلمانوں اور مسلم ممالک کے لئے دعائیہ تحریک فرمائی

قرآن کریم تمام علوم کا سرچشمہ

شمس الضحیٰ سرکار مربی سلسلہ

یاالٰہی تیرا فرقاں ہے کہ اک عالم ہے
جو ضروری تھا وہ سب اس میں مہیا نکلا

قرآنِ مجید علم وہدایت کا ایسا خزانہ ہے جس کی گہرائیوں کو آج تک کوئی مکمل طور پر ناپ نہیں سکا۔ ہر نیا سائنسی انکشاف قرآن کے کسی نہ کسی اشارے کی تصدیق کرتا ہے۔ اس لئے ہمیں چاہیے کہ قرآنِ کریم کو صرف تلاوت کی کتاب نہ سمجھیں بلکہ اسے علم وعمل کا منبع جان کر اپنی زندگیوں میں نافذ کریں۔

جب دنیا جہالت کے اندھیروں میں ڈوبی ہوئی تھی، جب سائنس، فلسفہ اور اخلاقیات کی روشنی مدھم ہو چکی تھی، اُس وقت ایک کتاب نازل ہوئی جو صرف عبادات کا ہی نہیں، بلکہ کائنات کے ہر علم کا سرچشمہ تھی۔ وہ کتاب قرآنِ کریم تھی، جو اللہ تعالیٰ کا کلام ہے، اَزَل سے اَبد تک انسانیت کی راہنمائی کے لئے نازل ہوئی اور قرآن خود اعلان کرتا ہے:

"وَنَزَّلۡنَا عَلَيۡكَ الۡكِتٰبَ تِبۡيَانًا لِّكُلِّ شَىۡءٍ"

ترجمہ: اور ہم نے یہ کتاب تم پر نازل کی جو ہر چیز کا کھلا کھلا بیان ہے۔ (سورۃ النحل: 89)

یہ دعویٰ صرف دینی علوم پر ہی نہیں، بلکہ زندگی کے ہر پہلو پر محیط ہے اسی کی طرف نبی اکرم اشارہ کرتے فرماتے

"فِيهِ نَبَأُ مَا قَبْلَكُمْ، وَخَبَرُ مَا بَعْدَكُمْ..."

یعنی قرآن کریم میں تمہارے لئے پہلی خبریں بھی ہیں اور آنے والے مستقبل کے لئے بھی۔

اور یہ آیت وَنَزَّلۡنَا عَلَيۡكَ الۡكِتٰبَ تِبۡيَانًا لِّكُلِّ شَىۡءٍ اس حقیقت کو بھی واضح کرتی ہے کہ قرآنِ کریم ہر علم کی بنیاد ہے۔

جدید سائنس، طب، فلکیات، ارضیات اور حیاتیات کے بے شمار حقائق ایسے ہیں جن کی طرف قرآن نے چودہ سو سال قبل اشارہ کیا۔

مثلاً قرآن میں فرمایا گیا:

"وَالسَّمَاءَ بَنَيۡنٰهَا بِأَيۡىدٍ وَّاِنَّا لَمُوۡسِعُوۡنَ"

(سورۃ الذاریات: ۴۸)

ترجمہ: "اور ہم نے آسمان کو قوت کے ساتھ بنایا اور یقیناً ہم اسے وسعت دینے والے ہیں۔"

یہ آیت کائنات کے پھیلاؤ (expansion of universe) کے اُس سائنسی نظریے کی طرف اشارہ کرتی ہے جسے سائنس دانوں نے بہت بعد میں دریافت کیا۔

اسی طرح قرآنِ مجید میں انسان کی تخلیق، پانی کے چکروں، زمین کی حرکت اور پہاڑوں کے نظام کے بارے میں جو حقائق بیان کئے گئے، وہ آج جدید سائنس کی تحقیقات سے پوری طرح مطابقت رکھتے ہیں۔

قرآنِ کریم محض ایک مذہبی کتاب نہیں، بلکہ یہ ایک جامع دستورِ حیات ہے۔ اس میں انسانی فلاح، اخلاقی تربیت، معاشرتی عدل، اقتصادی نظام، اور سائنسی تفکر کے تمام اصول موجود ہیں۔ جو قومیں قرآن کے علم کو سمجھ کر اس پر عمل کرتی ہیں، وہ دنیا میں عزت وترقی حاصل کرتی ہیں۔

جب قرآن کے حقیقی علوم و معارف سے لوگ غافل ہو چکے تھے، تب خدا کے ایک پہلوان نے یہ اعلان کیا قرآن میں تمام علوم کی کنجیا ہیں فرمایا کہ:

"قرآن شریف ایک سمندر ہے جس کا کوئی کنارہ نہیں، اور

تمام حقائق اور معارف کا خزانہ اسی میں ہے۔''

(ملفوظات جلد 1 صفحہ 374)

ایک اور جگہ فرماتے ہیں:

وہ حقیقی اور کامل نجات کی راہیں قرآن نے کھولیں اور باقی سب اس کے ظل تھے۔ سو تم قرآن کو تدبر سے پڑھو اور اس سے بہت ہی پیار کرو۔ ایسا پیار کہ تم نے کسی سے نہ کیا ہو کیونکہ جیسا کہ خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ اَلْخَیْرُ کُلُّہٗ فِی الْقُرْاٰنِ کہ تمام قسم کی بھلائیاں قرآن میں ہیں۔''

(کشتی نوح، روحانی خزائن جلد ۱۹ صفحہ ۲۷)

آپ علیہ السلام کیا خوب فرماتے ہیں کہ:

ایں روشنی ولمعاں شمس الضحیٰ ندارد
وایں دلبری و خوبی کس در قمر ندیدہ

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی فرماتے ہیں:

''ہر علم کا بیج قرآن میں موجود ہے۔ دنیا اس پر جتنی تحقیق کرے، اتنی ہی نئی راہیں کھلتی جائیں گی۔''

(تفسیر کبیر، جلد 1، صفحہ 32)

غرض قرآن کریم نہ صرف روحانی راہنمائی دیتا ہے بلکہ جدید سائنسی و فکری دنیا کو بھی رہنمائی فراہم کرتا ہے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

''تمام سچائیاں اور دنیاوی علوم قرآن سے جڑے ہوئے ہیں۔''

سب جہاں چھان چکے ساری دکانیں دیکھیں
مئے عرفان کا یہی ایک ہی شیشہ نکلا

پس! اگر ہم قرآن سے جڑ جائیں تو دنیاوی علوم بھی ہمارے تابع ہو سکتے ہیں، اور اگر ہم اس سے منہ موڑ لیں، تو صرف دنیا نہیں، آخرت بھی کھو بیٹھیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں علم قرآن کو سمجھنے کی توفیق عطاء فرمائے آمین ثم آمین

HR

Mob : 9861084857
9583048641
Sk. Anas Ahmad
email : anash.race@gmail.com

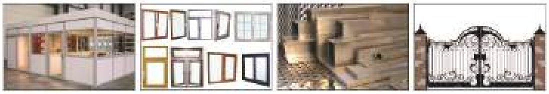

H. R. ALUMINIUM & STEEL

We Deal with all Types of Aluminium & Steel Works
Sliding Window, Door, Partition, ACP Work,
Glazing, Steel Railing etc.

Sivananda Complex, Machhuati, Near Salipur SBI

NUSRAT

Cell :9902222345
9448333381

MOTORS RE-WINDING

Spl. in :
All Types of Electrical Motor Re-Winding,
Pump Set, Starters & Panel Repairing Centre.

HATTIKUNI ROAD, YADGIR - 585201

JMB Rice mill Pvt. Ltd.

At. Tisalpur, P.O. Rahanja, Bhadrak, Pin-756111
Ph. : 06784 - 250853 (O), 250420 (R)

"انسان کی ایک ایسی فطرت ہے کہ وہ خدا کی محبت اپنے اندر مخفی رکھتی ہے پس جب وہ محبت تزکیہ نفس سے بہت صاف ہو جاتی ہے اور مجاہدات کا صیقل اس کی کدورت کو دور کر دیتا ہے تو وہ محبت خدا کے نور کا پرتوہ حاصل کرنے کے لئے ایک مصفا آئینہ کا حکم رکھتی ہے۔ جیسا کہ تم دیکھتے ہو جب مصفا آئینہ آفتاب کے سامنے رکھا جائے تو آفتاب کی روشنی اس میں بھر جاتی ہے۔"

(کلام امام الزمان)

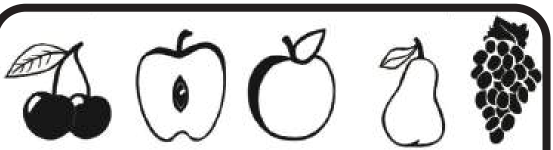

AHMAD FRUIT AGENCY

Commission & Forwarding Agents :
Asnoor, Kulgam (Kashmir)

Hqrt. Dar Fruit Co.
Kulgam
B.O. Ahmad Fruits

Mobiles : 9622584733,7006066375,9797024310

M.OMER . 7829780232
AL-BADAR
ZAHED . 6363220415

STEEL & ROLLING SHUTTERS

ALL KINDS OF IRON STEEL
- SHUTTER PATTI. GUIDE BOTTOM.
- ROUND RODS, SQUARE RODS.
- ROUND PIPE , SQUARE PIPES.
- BEARINGS, FLATS.
- SPRINGS, ANGLES.

Shop No.1-1-185/30A OPP.KALLUR RICE MILL .
HATTIKUNI ROAD YADGIR

CKS TIMBERS
"the wood for all Your needs"
TEAK,ROSEWOOD,IMPORTED WOODS,SAWN SIZES & WOODEN
FURNITURE,CRANE SERVICE
VANIYAMBALAM - 679339,MALAPPURAM Dt. ,KERALA
Mobile:9447136192,9446236192,9746663939
:cktimbers@gmail.com
:www.ckstimbers.com

ہمارا خدا زندہ خدا ہے

مرتضیٰ حمید بٹ مربی سلسلہ

آج میں جس حقیقت پر بات کرنے جا رہا ہوں، وہ دنیا کی سب سے عظیم سچائی ہے: ہمارا خدا زندہ خدا ہے۔ یہ وہی خدا ہے جو کائنات کے ذرے ذرے میں موجود ہے، جو ہر لمحہ اپنی قدرت کے نشان دکھاتا ہے اور اپنے بندوں سے محبت کرتا ہے۔ ہمارا خدا صرف قصوں اور کہانیوں کا خدا نہیں، بلکہ وہ خدا ہے جو آج بھی ہمیں دیکھ رہا ہے، سن رہا ہے اور ہماری دعاؤں کا جواب دے رہا ہے۔

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

اللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ

(البقرہ: ۲۵۵)

ترجمہ: اللہ، اس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ زندہ اور قائم رہنے والا ہے۔

یہ آیت ہمیں بتاتی ہے کہ ہمارا خدا ہمیشہ سے زندہ ہے اور ہمیشہ زندہ رہے گا۔ وہی ہے جو ہر وقت ہماری زندگیوں میں موجود ہے، ہمیں سنبھالتا ہے اور ہماری رہنمائی کرتا ہے۔

انسانی تاریخ گواہ ہے کہ جن قوموں نے اپنے زندہ خدا کو بھلا دیا وہ زوال کا شکار ہوگئیں۔ اور جنھوں نے اپنے رب پر ایمان رکھا صبر و یقین کے ساتھ اس کی رضا کی خاطر جدوجہد کی، وہی کامیاب ہوئیں۔ زندہ خدا پر ایمان انسان کو حوصلہ، امید، صبر اور ہمت عطا کرتا ہے۔

جب مایوسی کے بادل چھا جاتے ہیں، جب ہر طرف اندھیرا محسوس ہوتا ہے، تب ایک مومن دل سے پکار اٹھتا ہے:

میرے رب! تو زندہ ہے، تو سننے والا ہے، تو میری مدد فرما!

اور وہ زندہ خدا اپنے بندے کو کبھی تنہا نہیں چھوڑتا۔ وہ دلوں کے راز جانتا ہے بندے کی خاموش آہوں کو سنتا ہے اور عرشِ الٰہی سے اس کے لئے آسانیاں نازل فرماتا ہے۔

زندہ خدا کا مطلب صرف یہ نہیں کہ وہ موجود ہے، بلکہ یہ کہ وہ ہر لمحہ فعال ہے، اپنے نظامِ قدرت کو چلا رہا ہے، اور بندوں کے اعمال کا نگران ہے۔ اس کا علم لامحدود ہے، اس کی قدرت بے مثال ہے، اور اس کی رحمت سب پر محیط ہے۔

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:

وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْہِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْدِ

ہم انسان کی رگِ جاں سے بھی زیادہ قریب ہیں۔

یعنی ہمارا خدا ہم سے دور نہیں، بلکہ ہمارے دل کی ہر دھڑکن میں، ہماری ہر سانس میں، اور ہماری ہر امید میں زندہ ہے۔

پیغمبر اسلام حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے ہمیں دعا کی اہمیت سکھائی اور فرمایا:

اَلدُّعَاءُ مُخُّ الْعِبَادَۃِ

(ترمذی)

ترجمہ: دعا عبادت کا مغز ہے۔

دعا خدا کی زندگی کا ثبوت ہے۔ دعا اس بات کا اقرار ہے کہ خدا سنتا ہے، جواب دیتا ہے، اور ہماری مشکلات کو دور کرتا ہے۔ اگر خدا زندہ نہ ہوتا تو دعا کا کوئی مفہوم نہ ہوتا۔ لیکن آج بھی ہماری دعائیں سنی جاتی ہیں، اور ہمیں خدا کی رحمت کا تجربہ ہوتا ہے۔

حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام، جنہیں ہم مسیح موعود مانتے ہیں، نے ہمیں زندہ خدا کی طرف بلایا۔ آپ علیہ السلام فرماتے ہیں:

''ہمارا خدا وہ خدا ہے جو اب بھی زندہ ہے جیسا کہ وہ پہلے زندہ تھا، اور وہ اب بھی بولتا ہے جیسا کہ وہ پہلے بولتا تھا''

(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۵۰۲)

اسی بات کی وضاحت ایک اور موقع پر اپنے منظوم کلام میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کیا ہی خوبصورت انداز میں بیان فرمائی ہے۔فرماتے ہیں:

وہ خدا اب بھی بناتا ہے جسے چاہے کلیم
اب بھی اس سے بولتا ہے جس سے وہ کرتا ہے پیار

یہ الفاظ ہمیں یقین دلاتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ آج بھی زندہ ہے، وہ ہمیں دیکھتا ہے، ہماری دعاؤں کو سنتا ہے اور اپنے نشان دکھاتا ہے۔

اسی طرح ایک انگریزی مجلس سوال و جواب میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ سے سوال پوچھا گیا کہ:

روح کیسی لگتی ہے اور خدا کیسا لگتا ہے؟

آپ نے فرمایا رُوح Soul دیکھی نہیں جاسکتی اور نہ خدا کو دیکھ سکتے ہیں ... آپ خدا اور رُوح کو اپنی ننگی آنکھ سے دیکھ نہیں سکتے۔ مگر آپ ان دونوں کو ان کی صفات attributes کے ذریعہ سے سے دیکھ سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی بہت زیادہ صفات ہیں ان صفات کے ذریعہ سے ہم اپنی روحانی آنکھ سے خدا تعالیٰ کو دیکھ سکتے ہیں۔ جب آپ یہ دیکھیں گے کہ خدا رحمٰن ہے تو آپ کو یہ پتا چلے گا کہ رحمانیّت کیا ہے، تو پھر اُسی آنکھ سے جس سے آپ کو علم ہوا کہ رحمانیّت کیا ہے آپ یہ بھی جان لیں گے کہ خدا کیا ہے۔ تو اس طرح سے اللہ تعالیٰ کی صفات ہمیں بتاتی ہیں کہ خدا کیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے دعاؤں میں ہمیں یاد کروایا ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کی صفات پر توجہ دیں پھر یہی صفات ہمیں اللہ تعالیٰ سے متعارف کرائیں گی۔

(۲۱ر مئی ۲۰۰۰ء انگریزی مجلس سوال و جواب)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایک موقع پر فرمایا:

''اللہ تعالیٰ کے زندہ ہونے کا ثبوت اس کے نشانوں کے ذریعے ملتا ہے، اور وہ اپنے مخلص بندوں کے ساتھ ہمیشہ ہوتا ہے''

(خطاب، جلسہ سالانہ برطانیہ)

یہ نشان ہمیں ہر لمحہ یاد دلاتے ہیں کہ ہمارا خدا ہماری زندگیوں میں موجود ہے۔ وہ مشکلات میں ہمارا ہاتھ تھامتا ہے، اور جب دنیا ہمیں چھوڑ دیتی ہے، تو وہی ہے جو ہمیں سہارا دیتا ہے۔

آج ہمیں چاہیے کہ ہم اس زندہ خدا کی طرف رجوع کریں، اس پر ایمان مضبوط کریں، اور اس کی رحمتوں کا طلبگار بنیں۔ یہ ہمارا زندہ خدا ہے جو کبھی ہمیں تنہا نہیں چھوڑتا۔

اللہ ہمیں اس زندہ خدا پر یقین رکھنے اور اس کی ہدایت کے مطابق زندگی گزارنے کی توفیق عطا فرمائے، آمین۔

ہے دیں وہی کہ جس کا خدا آپ ہو عیاں
خود اپنی قدرتوں سے دکھاوے کہ ہے کہاں
جو معجزات سنتے ہو قصوں کے رنگ میں
اُنکو تو پیش کرتے ہیں سب بحث و جنگ میں
جتنے ہیں فرقے سب کا یہی کاروبار ہے
قصّوں میں معجزوں کا بیاں بار بار ہے
پر اپنے دیں کا کچھ بھی دکھاتے نہیں نشاں
گویا وہ ربّ ارض و سما اب ہے ناتواں
گویا اب اُس میں طاقت و قدرت نہیں رہی
وہ سلطنت وہ زور وہ شوکت نہیں رہی
یا یہ کہ اب خدا میں وہ رحمت نہیں رہی
نیّت بدل گئی ہے وہ شفقت نہیں رہی
ایسا گماں خطا ہے کہ وہ ذات پاک ہے
ایسے گماں کی نوبت آخر ہلاک ہے

براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۱۱ النصرۃ الحق مطبوعہ ۱۹۰۸ء

جدید زمانے کی برائیاں اور ان سے بچنے کا طریقہ

محمد عبد الناصر مربی سلسلہ

آج کے دور کو عموماً ''جدید دور'' ہا جاتا ہے۔ یہ دور ترقی اور سہولتوں کا دور ہے، لیکن اس کے ساتھ ساتھ بہت سی برائیاں بھی وجود میں آئی ہیں۔ جو صرف جسمانی نہیں بلکہ جو سماجی و اخلاقی اور انسان کی شخصیت پر منفی اثر ڈال رہے ہیں۔ اسے فتنوں کا دور کہا جائے تو بے جا نہ ہوگا۔ انسان نے جہاں سائنسی ترقی میں بے پناہ کامیابیاں حاصل کی ہیں، وہیں اخلاقی، روحانی اور معاشرتی زوال بھی حد سے بڑھ گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ:

ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ أَيْدِي النَّاسِ

(سورۃ الروم: ۴۲)

خشکی اور تری میں فساد ظاہر ہو گیا لوگوں کے اپنے ہاتھوں کی وجہ سے۔

یہ آیت واضح طور پر بیان کر رہی ہے کہ جو برائیاں معاشرے میں پیدا ہو جاتی ہیں، وہ دراصل انسان ہی کی ذریعہ سے پیدا ہوتی ہیں۔

اسی طرح موبائل فون، ٹیلیویژن اور انٹرنیٹ ہماری زندگی کا حصہ بن چکے ہیں۔ اگرچہ یہ معلومات اور رابطے کے لئے مفید ہیں، لیکن ان کا غلط استعمال فحاشی، جھوٹ، غیبت اور لوگوں کی ذاتی زندگی میں مداخلت کا سبب بن رہی ہیں۔ انٹرنٹ، فون اور ٹیلی ویژن کے ذریعہ سے یہ برائیاں لوگوں کے گھروں کے اندر تک پہنچ گئیں ہیں۔

شیطان کے اس جدید بڑائی کے ہتھیار کی خبر اشارتاً ہمیں بخاری کی اس حدیث میں ملتی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

فَإِنِّي لَأَرَى الْفِتَنَ تَقَعُ خِلَالَ بُيُوتِكُمْ كَوَقْعِ الْقَطْرِ.

(بخاری کتاب الفتن)

ترجمہ: میں فتنوں کو دیکھتا ہوں کہ وہ بارش کے قطروں کی طرح تمہارے گھروں میں داخل ہو رہے ہیں۔

آخری زمانے میں برائیاں اس قدر عام ہو جائیں گی کے خود مسلمان بھی اس میں ملوث ہو جائیں گے۔ چنانچہ حدیث میں آتا ہے کہ:

النبی صلی اللہ علیہ وسلم يَقُولُ لَيَكُونَنَّ مِنْ أُمَّتِي أَقْوَامٌ يَسْتَحِلُّونَ الْحِرَ وَالْحَرِيرَ وَالْخَمْرَ وَالْمَعَازِفَ.

(بخاری کتاب الاشربہ)

ترجمہ: آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ میری امت میں ایسے بُرے لوگ پیدا ہو جائیں گے جو زنا کاری، ریشم کا پہننا، شراب پینا اور گانے بجانے کو حلال بنالیں گے۔

بخاری کی اس حدیث سے واضح ہوتا ہے کہ موجودہ زمانہ میں یہ برائیاں اپنے عروج پر ہیں اور رسول کریم ﷺ کی یہ پیشگوئی من و عن پوری ہو رہی ہے۔

دورِ جدید کی برائیاں اس قدر عروج پر ہیں کہ انسان سیدھے راستے سے بھٹک گیا ہے۔ قرآن کریم ایک واحد ذریعہ ہے جو ہمیں سیدھے راستے کی طرف ہدایت دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ خود قرآن کریم میں فرمارہا ہے کہ: إِنَّ هَٰذَا الْقُرْآنَ يَهْدِي لِلَّتِي هِيَ أَقْوَمُ

(سورۃ بنی اسرائیل: ۹)

ترجمہ: یقیناً یہ قرآن اس راستے کی طرف رہنمائی کرتا ہے جو سب سے زیادہ سیدھا ہے۔

اسی طرح اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں جابجا ان برائیوں سے بچنے کا طریق بیان کرتے ہوئے فرماتا ہے کہ :

اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنۡہٰی عَنِ الۡفَحۡشَآءِ وَ الۡمُنۡکَرِ ؕ وَ لَذِکۡرُ اللّٰہِ اَکۡبَرُ ؕ وَ اللّٰہُ یَعۡلَمُ مَا تَصۡنَعُوۡنَ (سورۃ العنکبوت:۴۶)

ترجمہ: بیشک نماز بے حیائی اور برائی سے روکتی ہے، اور اللہ کا ذکرسب سے بڑی چیز ہے۔ اور اللہ جانتا ہے جو کچھ تم کرتے ہو۔

اسی طرح دوسرے مقام پر فرماتا ہے کہ :

اِنَّ اللّٰہَ یَاۡمُرُ بِالۡعَدۡلِ وَ الۡاِحۡسَانِ وَ اِیۡتَآیِٔ ذِی الۡقُرۡبٰی وَ یَنۡہٰی عَنِ الۡفَحۡشَآءِ وَ الۡمُنۡکَرِ وَ الۡبَغۡیِ ۚ یَعِظُکُمۡ لَعَلَّکُمۡ تَذَکَّرُوۡنَ

(سورۃ النحل: ۹۱)

ترجمہ: یقیناً اللہ تعالیٰ عدل اور احسان اور رشتہ داروں کو دینے کا حکم دیتا ہے اور بے حیائی، برائی اور زیادتی سے روکتا ہے۔ وہ تمہیں نصیحت کرتا ہے تاکہ تم نصیحت پکڑو۔

پس ان آیات سے واضح طور پر معلوم ہوتا ہے کہ ان برائیوں سے بچنے کے لئے اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرنے کی سخت ضرورت ہے۔ نجات صرف انہیں لوگوں کو مل سکتی ہے جو قرآن کریم کے تمام احکامات پر عمل کرنے والا ہوں۔

اس دورحاضر میں شراب جو تمام برائیوں کی جڑ ہے اور اس سے بچنے کا طریق بیان کرتے ہوئے حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ :

’’شراب سے اسلام نے بڑی سختی سے روکا ہے کیونکہ شراب بھی بڑی خرابیوں کا موجب ہوتی اور اس سے انسان کی عقل ماری جاتی ہے چنانچہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ ان کے شر اور فساد کو بیان کرتے ہوئے فرماتا ہے۔۔۔۔۔۔۔ ہم نے شراب اور جوئے سے تمہیں روکا ہے مگر جانتے ہو ہم نے کیوں روکا ہے؟ اس لئے کہ ان کے ذریعہ فساد پیدا ہوتا ہے اور یہ چیزیں ذکر الٰہی اور عبادت کی بجا آوری میں روک بنتی ہیں اس طرح آپس میں عداوت اور بغض پیدا ہوتا ہے۔ آج تمام یورپ اس امر کو تسلیم کرتا ہے کہ شراب بُری چیز ہے اور یوروپین مدبر چاہتے ہیں کہ شراب نوشی روک دیں مگر وہ اپنی کوششوں میں کامیاب نہیں ہو سکتے۔‘‘ (سیر روحانی ۲، انوار العلوم جلد ۱۶ صفحہ ۵۵)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سوشل میڈیا سے ہونے والے نقصانات اور اس سے بچنے کا طریق بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ :

’’۔۔۔۔۔ انٹرنیٹ اور سوشل میڈیا کا غلط استعمال بھی عام ہوتا جارہا ہے۔ اگر کسی چیز یا کام کے نقصان دہ اثرات ذہن پر پڑتے ہوں تو قرآن مجید کے مطابق وہ لغو شمار ہوگا اور مومنوں کا یہ وصف ہے کہ وہ لغو باتوں سے پرہیز کرتے ہیں۔ اسی طرح اپنی عفت وحیا کو قائم رکھنا مردوں پر بھی فرض ہے۔ انہیں یہ حکم ہے کہ وہ غض بصر سے کام لیتے ہوئے نظریں نیچی رکھیں اور دل و دماغ کو ناپاک خیالات اور برے ارادوں سے پاک رکھیں۔ اسلام کا ہر اصول انتہائی پرحکمت اور مضبوط بنیادوں پر مشتمل ہے۔ غض بصر سے اسلام نفس پر قابو رکھنا سکھاتا ہے۔ پس یاد رکھیں پاکبازی ایک خادم کا لازمی اخلاقی وصف ہے اس سے آپ روحانی ترقیات حاصل کر سکتے ہیں۔‘‘

(سوشل میڈیا صفحہ ۶۳ تا ۶۴)

قرآن شریف میں انسان کی پیدائش کی غرض عبادت بیان کی گئی ہے اور عبادت میں فرض نماز میں سب سے اہم ہیں جس پر تمام احمدی گھرانوں کو خاص طور پر توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ :

مگر تم لوگ چاہتے ہو کہ خیریت سے رہو اور تمہارے گھروں میں امن رہے تو مناسب ہے کہ دعائیں بہت کرو اور اپنے گھروں کو دعاؤں سے پُر کرو۔ جس گھر میں ہمیشہ دعا ہوتی ہے خدا تعالیٰ اسے برباد نہیں کیا کرتا۔‘‘ (ملفوظات جلد سوم صفحہ ۲۳۲)

اللہ تعالیٰ ہمیں ان ارشادات پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطاء فرمائے تاکہ ہم ان فتنوں سے بچنے والے ہوں اور اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرتے ہوئے عبد صالح بننے والے ہوں۔ آمین

پیغام حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

برموقع

سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ بھارت 2025ء

مکرم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ بھارت

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کو اپنا سالانہ نیشنل اجتماع منعقد کرنے کی توفیق مل رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس اجتماع کو ہر لحاظ سے بہت بابرکت اور کامیاب فرمائے اور تمام خدام اور اطفال کو اس کے جملہ پروگراموں سے مستفیض ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

آپ جو جماعت احمدیہ میں خدام اور اطفال کہلاتے ہیں آپ پر بہت اہم ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں۔ آپ کو خدا نے دنیا کی خدمت کے لئے پیدا کیا ہے اور اس کے لئے سب سے پہلے آپ کو خدا سے اپنا تعلق مضبوط بنانا ہے اور اس کے حضور جھکتے ہوئے اپنی عبادتوں کے معیاروں کو بلند سے بلند تر کرتے چلے جانا ہے۔ پس خاص طور پر اپنی پنجوقتہ نمازوں کو باقاعدگی اور خشوع وخضوع کے ساتھ ادا کرنے کی عادت ڈالیں اور قرآن کریم کی تلاوت اور اس کی تعلیمات پر عمل کرنا اپنی زندگیوں کا معمول بنائیں۔ جیسے جیسے آپ کا اللہ تعالیٰ سے ساتھ تعلق بڑھے گا آپ کے ایمان ویقین میں پختگی پیدا ہوتی چلی جائے گی جس کے نتیجہ میں پھر اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے بے شمار فضلوں اور انعامات کا وارث بنائے گا۔ اور آپ ترقی کی منازل طے کرتے ہوئے دنیا اور معاشرہ میں امن وسلامتی کی فضا قائم کرنے والے ہوں گے۔ ان شاء اللہ۔ لیکن اس کے لئے بہت محنت اور کوشش کی ضرورت ہے۔ خلیفہ وقت کے ہر حکم اور ہر ارشاد پر دل وجان سے عمل کرنے کی ضرورت ہے۔ کیونکہ یہی وہ بنیاد ہے جس کے نتیجہ میں پھر آپ کے لئے ترقی اور کامیابی کی راہیں کھلتی چلی جائیں گی۔ یاد رکھیں کہ آپ کی تمام تر ترقیات کا راز خلافت سے وابستگی میں پنہاں ہے۔ اور اس سے اخلاص ووفا کا تعلق ہمیشہ آپ کو دین و دنیا میں سرخرو کرتا چلا جائے گا۔ ان شاء اللہ۔

احمدی خدام کی ایک اور بہت بڑی ذمہ داری یہ بھی ہے کہ آپ اپنی آئندہ نسلوں کی تربیت کی طرف خصوصی توجہ دینی ہے اور انہیں جماعت کے ساتھ مضبوطی سے جوڑے رکھنا ہے۔ اپنے گھروں میں نیکی، تقویٰ اور محبت کا ماحول قائم کرنا ہے تاکہ بچے آپ کے عملی نمونوں کو دیکھ کر سبق حاصل کریں اور اسلام کی تعلیمات سے روشناس ہو کر آنے والے زمانہ میں دنیا میں امن وسلامتی کا پیغام اور اسلام کی خوبصورت تعلیمات کو پھیلانے والے بنیں۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: ”خود نیک بنو اور اپنی اولاد کے لئے ایک عمدہ نمونہ نیکی اور تقویٰ کا ہو جاؤ اور اس کو متقی اور دیندار بنانے کے لئے سعی اور دعا کرو۔ جس قدر کوشش تم ان کے لئے مال جمع کرنے کی کرتے ہو اسی قدر کوشش اس امر میں کرو۔ خوب یاد رکھو کہ جب تک خدا تعالیٰ سے رشتہ نہ ہو اور سچا تعلق اس کے ساتھ نہ ہو جاوے کوئی چیز نفع نہیں دے سکتی“ (ملفوظات جلد ۷ صفحہ ۳۲۰، ایڈیشن ۲۰۲۲ء) اگر آپ ان ذمہ داریوں کو سمجھیں گے اور انہیں احسن رنگ میں نبھانے کی کوشش کریں گے تو اللہ تعالیٰ کی برکتوں کو حاصل کرنے والے ہوں گے اور جماعت کے روشن مستقبل کی بنیادوں کو پختہ کرتے چلے جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو ان باتوں پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور اس اجتماع کو آپ کے لئے ایک روحانی انقلاب کا ذریعہ بنائے۔ آمین

والسلام

خاکسار

خلیفۃ المسیح الخامس

گوشۂ ادب

ادبی محاورے بمعہ معنی و جملے

آنکھوں کا تارا — (بہت عزیز و محبوب شخص)
اس کا چھوٹا بیٹا پورے گھر کی آنکھوں کا تارا ہے۔
ہونٹ سی لینا — (خاموش رہ جانا یا بات چھپا لینا)
جب استاد نے سختی سے پوچھا تو اس نے ہونٹ سی لئے۔
دل میں طوفان اٹھنا — (شدید جذبات یا بے چینی پیدا ہونا)
یہ خبر سنتے ہی اس کے دل میں طوفان اٹھ کھڑا ہوا۔
پانی پانی ہونا — (شرمندہ یا شرمسار ہونا)
سب کے سامنے اپنی غلطی پر وہ شرم سے پانی پانی ہوگیا۔
جان پر کھیل جانا — (جان کی پرواہ کئے بغیر کام کرنا)
سپاہی نے اپنے ملک کے لئے جان پر کھیل کر دشمن کا مقابلہ کیا۔
آنکھوں میں بس جانا — (بہت پسند یا محبوب لگنا)
وہ منظر اتنا حسین تھا کہ آنکھوں میں بس گیا۔
وقت کا پہیہ رکنا — (زندگی میں ٹھہراؤ یا رکاؤ آ جانا)
ماں کی جدائی کے بعد اسے لگا جیسے وقت کا پہیہ رک گیا ہو۔
زمین آسمان ایک کرنا — (کسی مقصد کے لئے بھرپور کوشش کرنا)
اس نے اپنے دوست کو بچانے کے لئے زمین آسمان ایک کر دیا۔
کانوں میں رس گھولنا — (دلکش اور میٹھی آواز سنائی دینا)
قاری کی آواز اتنی شیریں تھی کہ سننے والوں کے کانوں میں رس گھول دیا۔

حمد رب العلمین

کس قدر ظاہر ہے نور اُس مبدء الانوار کا
بن رہا ہے سارا عالم آئینہ ابصار کا
چاند کو کل دیکھ کر میں سخت بے کل ہوگیا
کیونکہ کچھ کچھ تھا نشاں اس میں جمال یار کا
اُس بہارِ حُسن کا دل میں ہمارے جوش ہے
مت کرو کچھ ذکر ہم سے تُرک یا تاتار کا
ہے عجب جلوہ تری قدرت کا پیارے ہر طرف
جس طرف دیکھیں وہی رہ ہے ترے دیدار کا
چشمۂ خورشید میں موجیں تری مشہود ہیں
ہر ستارے میں تماشا ہے تری چمکار کا
تونے خود روحوں پہ اپنے ہاتھ سے چھڑکا نمک
اس سے ہے شورِ محبت عاشقانِ زار کا
کیا عجب تونے ہر اک ذرّہ میں رکھے ہیں خواص
کون پڑھ سکتا ہے سارا دفتر اُن اسرار کا
تیری قدرت کا کوئی بھی انتہا پاتا نہیں
کس سے کھل سکتا ہے پیچ اس عقدۂ دشوار کا
خوبرویوں میں ملاحت ہے ترے اس حسن کی
ہر گُل و گلشن میں ہے رنگ اُس تری گلزار کا
چشم مست ہر حسیں ہر دم دکھاتی ہے تجھے
ہاتھ ہے تیری طرف ہر گیسوئے خم دار کا
آنکھ کے اندھوں کو حائل ہوگئے سو سو حجاب
ورنہ تھا قبلہ ترا رُخ کافر و دیندار کا

(سرمہ چشم آریہ صفحہ 4 مطبوعہ 1886ء)

بنیادی مسائل کے جوابات

(امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے پوچھے جانے والے بنیادی مسائل پر مبنی سوالات کے بصیرت افروز جوابات

سوال: ایک دوست نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ایک احمدی کے کسی غیر احمدی کے جنازہ پڑھنے کے بارہ میں نیز بینک کے ساتھ مختلف معاملات لین دین کے بارہ میں مسائل دریافت کئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے مکتوب مؤرخہ 14 جنوری 2020ء میں ان سوالات کے درج ذیل جوابات عطا فرمائے۔

حضور نے فرمایا: نہیں۔

جواب: غیر احمدیوں کی نماز جنازہ پڑھنے کے بارہ میں جماعت احمدیہ کا موقف ہے کہ جو شخص حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا صریح مکذب اور مکفر تھا اس کا جنازہ پڑھنا تو کسی طرح درست نہیں لیکن جو شخص حضور کے دعاوی کا انکاری نہیں تھا لیکن اس نے حضور کے دعاوی کی تصدیق بھی نہیں کی۔ ایسے شخص کی نماز جنازہ پڑھنے والے اگر دوسرے لوگ موجود ہوں تو احمدیوں کو اس کی نماز جنازہ سے احتراز کرنا چاہیے۔ لیکن اگر کسی جگہ کوئی مسلمان فوت ہو جائے اور اس کا جنازہ پڑھنے والا کوئی موجود نہ ہو تو احمدی اپنے امام کی اقتداء میں اس کی نماز جنازہ پڑھیں گے کیونکہ کوئی کلمہ گو بغیر نماز جنازہ کے دفن نہیں ہونا چاہیئے۔

(قسط نمبر 15، الفضل انٹرنیشنل 21 تا 31 مئی 2021ء صفحہ 24)

سوال: ایک دوست نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ایک احمدی کے کسی غیر احمدی کے جنازہ پڑھنے کے بارہ میں نیز بینک کے ساتھ مختلف معاملات لین دین کے بارہ میں مسائل دریافت کئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے مکتوب مؤرخہ 14 جنوری 2020ء میں ان سوالات کے درج ذیل جوابات عطا فرمائے۔حضور نے فرمایا: جواب: غیر حکومتی بینکوں یا مالیاتی اداروں کے ساتھ لین دین کے معاملات میں اگر سود شامل ہو تو یہ ناجائز ہے۔ لیکن اگر لین دین نفع نقصان کی شراکت کے طریق پر ہو تو جائز ہے۔ اسی طرح حکومتی بینکوں یا حکومتی مالیاتی اداروں میں جمع کروائی جانے والی رقوم پر ملنے والی زائد رقم سود شمار نہیں ہوتی۔ کیونکہ حکومتی بینک اور مالیاتی ادارے اپنے سرمایہ کو رفاہی کاموں پر لگاتے ہیں جس کے نتیجہ میں ملکی باشندوں کی سہولتوں کے لئے مختلف منصوبے بنائے جاتے ہیں، معیشت میں ترقی ہوتی ہے اور افراد ملک کے لئے روزگار کے مواقع پیدا ہوتے ہیں۔ اس لئے ایسے بینکوں اور مالیاتی اداروں سے ملنے والے منافع کو ذاتی استعمال میں لایا جا سکتا ہے۔ اس میں کوئی حرج نہیں۔

(قسط نمبر 15، الفضل انٹرنیشنل 21 تا 31 مئی 2021ء صفحہ 24)

سوال: ایک دوست نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں تحریر کیا کہ کیا غیر مسلموں پر رحم کرنا اور ان کے لئے استغفار کرنا جائز ہے۔ اور ان پر اتمام حجت ہونے یا نہ ہونے سے ان کے لئے رحم اور استغفار کرنے میں کوئی فرق پڑے گا؟

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے مکتوب مؤرخہ 20 جولائی 2020ء میں اس کا درج ذیل جواب عطا فرمایا: جواب: قرآن کریم کا علم رکھنے والے کی طرف سے اس قسم کا سوال کرنا قابل

تعجب ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں جس طرح اپنے لئے رب العالمین کے الفاظ استعمال کر کے یہ مضمون بیان فرمادیا کہ اللہ تعالیٰ تمام جہانوں میں پائی جانے والی مخلوق کی رنگ ونسل اور مذہب و ملت کا فرق کئے بغیر ربوبیت کرنے والی ذات ہے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ نے ہمارے آقا ومولیٰ حضرت اقدس محمد مصطفی ﷺ کی ذات بابرکات کے لئے رَحۡمَۃً لِلۡمُؤۡمِنِیۡنَ یا رَحۡمَۃً لِلۡمُسۡلِمِیۡنَ کی بجائے رَحۡمَۃً لِلۡعٰلَمِیۡنَ (الانبیاء: 108) کے الفاظ استعمال فرما کرہمیں بتادیا کہ یہ رسول تمام جہانوں کے لئے بلا امتیاز رنگ ونسل اور مذہب و ملت سراپا رحمت ہے۔ یہی تعلیم حضور ﷺ نے اپنے متبعین کو بھی دی۔ چنانچہ آپ نے فرمایالا یَرۡحَمُ اللّٰہُ مَنۡ لَا یَرۡحَمُ النَّاسَ (صحیح بخاری کتاب التوحید) یہاں پر بھی حضور اللہ تم نے یَرۡحَمُ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ یا یَرۡحَمُ الۡمُسۡلِمِیۡنَ کی بجائے یَرۡحَمُ النَّاسَ کے الفاظ استعمال کر کے ہمیں سمجھادیا کہ ایک حقیقی مسلمان کا دل جب تمام بنی نوع انسان کے لئے رحمت کے جذبہ سے لبریز ہوگا تب وہ اللہ تعالیٰ کے رحم کا مورد ہو سکے گا۔ جہاں تک کسی کے لئے استغفار کرنے کا تعلق ہے تو اس بارہ میں بھی قرآن وسنت نے ہماری رہنمائی فرمائی ہے کہ ایسا مشرک جس کے متعلق یہ واضح ہوجائے کہ وہ خدا کا دشمن اور یقیناً جہنمی ہے اس کے لئے استغفار نہ کیا جائے۔ اورکسی کے جہنمی ہونے کا علم یا تو اللہ تعالیٰ کی ذات کو ہے یا اس کے ان انبیاء اور برگزیدوں کو ہوتا ہے جنہیں اللہ تعالیٰ خود کسی کے جہنمی ہونے کی خبر دیتا ہے۔ اسی لئے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو جب اللہ تعالیٰ نے ان کے والد کے عَدُوٌّ اللہ ہونے کی خبر دی تو آپ اس کے لئے استغفار سے دست بردار ہو گئے۔ (سورۃ التوبہ: 114) مدینہ کے منافقین کی شرارتوں اور ان کی طرف سے آنحضور الم اور مسلمانوں کو دی جانے والی تکالیف کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں ان کے لئے سخت انذار فرمایا اور انہیں نافرمان قرار دیتے ہوئے جہنمی قرار دیا۔ لیکن اس کے باوجود اللہ تعالیٰ نے آنحضور کو چونکہ اس وقت تک ان کے لئے استغفار کرنے یا نہ کرنے کا اختیار دیا تھا۔ اس لئے رئیس المنافقین عبد اللہ بن ابی بن سلول کی وفات پر حضور ام نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ملنے والے اس اختیار کی بناء پر اس کی نماز جنازہ پڑھائی اور اس کے لئے استغفار کیا۔ اسلام کی عفو کی تعلیم اپنے اندر ایک ایسی گہری حکمت رکھتی ہے جس سے پہلے مذاہب کی تعلیمات عاری تھیں۔ لہٰذا اسلام اپنے ہر دشمن کے لئے جب تک کہ اس کے اصلاح پانے کی امید باقی ہو، ہدایت کی دعا کرنے اور اس کی تربیت کے لئے کوشش کرنے کی تعلیم دیتا ہے۔ چنانچہ جنگ اُحد میں جب مسلمانوں کو نقصان پہنچا اور حضور ﷺ بھی زخمی ہو گئے تو کسی نے حضور ﷺ کی خدمت میں مخالفین اسلام کے خلاف بد دعا کرنے کی درخواست کی تو آپ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے لعنت ملامت کرنے والا بنا کر نہیں بھیجا بلکہ اس نے مجھے خدا کا پیغام دینے والا اور رحمت کرنے والا بنا کر بھیجا ہے۔ اس کے بعد حضور ﷺ نے اللہ کے حضور یہ دعا کی کہ اے اللہ ! میری قوم کو ہدایت دیدے کیونکہ وہ (میرے مقام اور اسلام کی) حقیقت سے نا آشنا ہیں۔ (شعب الایمان للبیہقی) اسی طرح ایک اور روایت میں ہے کہ حضور ﷺ نے اللہ کے حضور یہ التجا کی کہ اے اللہ! میری قوم کو بخش دے کیونکہ وہ (اسلام اور میرے مقام کی) لاعلمی کی وجہ سے اسلام کی مخالفت کر رہی ہے۔ (المعجم الکبیر للطبرانی)

پس اسلام اپنے متبعین کو تاکید کرتا ہے کہ وہ تمام بنی نوع انسان کے لئے بلاامتیاز مذہب وملت اور رنگ ونسل رحم کے جذبات سے پر ہوں اور سوائے ان مشرکوں اور خدا کے دشمنوں کے جن کے جہنمی ہونے پر اللہ تعالیٰ نے مُہر ثبت فرمادی ہو، ہر ایک کے لئے استغفار کرنے والے ہوں۔ آپ کے سوال کا تعلق اگر کسی معین انسان کے ساتھ ہے تو ایسی صورت میں پھر مسلم اور غیر مسلم کا سوال نہیں اٹھتا بلکہ اس انسان کے پیدا کردہ حالات، واقعات اور اس سے تعلق رکھنے والے حقائق کے مطابق فیصلہ ہونا چاہیئے۔

(قسط نمبر 26، الفضل انٹرنیشنل 07 جنوری 2022ء صفحہ 11)۔

فتاویٰ مصلح موعودؓ

لونڈی کو بغیر نکاح کے بیوی بنانا

اِلَّا عَلٰۤی اَزۡوَاجِہِمۡ اَوۡ مَا مَلَکَتۡ اَیۡمَانُہُمۡ (المومنون:7)

داہنے ہاتھ مالک ہوئے: - کی تشریح کے بارہ میں یہ امر یاد رکھنا چاہیئے کہ بعض لوگ تو اس میں نوکرانیوں کو بھی شامل کر لیتے ہیں اور بعض ان لونڈیوں کو بھی جو چھاپہ مار کر کسی کمزور قوم کے اندر سے زبردستی اغوا کر لی جاتی ہیں اور پھر فروخت کر دی جاتی ہیں اور بعض لوگ ان الفاظ کے یہ معنے لیتے ہیں کہ جو عورتیں جہاد میں حاصل ہوں بغیر نکاح کے گھروں میں رکھنی جائز ہیں لیکن یہ سب معنے غلط ہیں۔ قرآن کریم میں اور احادیث میں نوکروں اور غلاموں کا الگ الگ ذکر ہے اس لئے نوکر اس میں شامل نہیں۔

اور غلاموں کے متعلق قرآن کریم صاف طور پر فرماتا ہے کہ

مَا کَانَ لِنَبِیٍّ اَنۡ یَّکُوۡنَ لَہٗۤ اَسۡرٰی حَتّٰی یُثۡخِنَ فِی الۡاَرۡضِ (الانفال:68)

یعنی کسی نبی کے لئے جائز نہیں کہ وہ کسی پر امن قوم میں سے مرد جنگی قیدی یا عورت جنگی قیدی زبردستی پکڑ لائے جب تک کہ اس کے اور اس کے دشمن کے درمیان خونریز جنگ نہ ہو لے۔ یعنی یونہی کسی قوم میں سے جو جنگ نہ کر رہی ہو قیدی پکڑنے جائز نہیں جیسا کہ سینکڑوں سال سے حجاز کے لوگ حبشہ سے غلام پکڑ لاتے ہیں جیسا کہ گزشتہ صدیوں میں عراق کے لوگ ایران سے یا روم سے یا یونان سے یا اٹلی کے جزیروں سے غلام پکڑ کر لے آتے تھے۔ ایسی غلامی اسلام میں جائز نہیں صرف جنگی قیدی پکڑنے جائز ہیں اور جنگی قیدی پکڑنے بھی صرف اس وقت جائز ہیں جبکہ دشمن سے باقاعدہ جنگ ہو جائے اور ایسے وقت میں بھی یہ حکم ہے کہ جنگی قیدی کا فدیہ لے کر اُسے چھوڑ دو۔ اور اگر اس کے پاس فدیہ نہ ہو یا اس کی قوم اس کا فدیہ دینے کو تیار نہ ہو تو پھر حکومت اسلامیہ اسے احسان کے طور پر چھوڑ دے (سورہ محمد) ۔ اور اگر احسان کے طور پر چھوڑنا اس کے لئے مشکل ہو تو زکوٰۃ کے روپیہ میں سے اس کا فدیہ دے کر اسے چھوڑ دے (توبہ) اور اگر اس میں بھی مشکل ہو تو قیدی کو مکاتبت کا اختیار دیا جائے (نور)۔

مکاتبت کے یہ معنے ہوتے ہیں کہ جنگی قیدی اپنے مالک سے یہ کہتا ہے کہ تم مجھے آزاد کر دو میں محنت اور کمائی کر کے اپنا فدیہ ادا کر دوں گا اور اس وقت تک اپنی ذاتی تجارتوں وغیرہ میں آزاد سمجھا جاؤں گا صرف اسلامی ملک میں رہنے کا وہ پابند ہوتا ہے۔ اب ظاہر ہے کہ اگر کوئی عورت اوپر کے تمام طریقوں کا باوجود آزاد ہونا نہ چاہے گی تو وہ عورت ایسی ہی ہوگی جو اپنے ملک میں جانا اپنے لئے خطرناک سمجھتی ہوگی اور مسلمان مرد کے پاس رہنے کا جو خطرہ تھا اس کے راستے کھلے ہونے کے باوجود ان کو استعمال کرنا پسند نہ کرے گی اور جو عورت باوجود ہر قسم کی سہولت کے مسلمان گھرانے سے نکلنا پسند نہ کرے گی اس عورت سے جبراً شادی کر لینے کے سوا مسلمان مرد کے لئے کوئی چارہ نہیں کیونکہ اگر وہ آزاد نہ ہوگی اور مسلمان مرد اس سے جبراً شادی نہ کرے گا تو وہ گھر میں اور علاقہ میں بدکاری پھیلائے گی۔ اور اسلام اس کی اجازت نہیں دیتا۔ پس آزاد عورتوں اور جنگی عورتوں میں اتنا ہی فرق ہے کہ آزاد عورت کے لئے اپنی مرضی سے نکاح کرنا جائز ہوتا ہے اور وہ عورت جو جنگی قیدی ہو وہ یا تو ان طریقوں سے اپنے آپ کو آزاد کرا لیتی ہے جو اسلام نے اس کے لئے کھلے رکھے ہیں یا پھر جس گھر میں وہ ہوتی ہے اس کا کوئی مرد اس سے شادی کر لیتا ہے تاکہ بدکاری نہ پھیلے اور اگر اس کے ہاں بچہ پیدا ہو جائے تو وہ پھر آزاد ہو جاتی ہے۔ پس داہنے ہاتھوں کی ملکیت کے الفاظ سے کوئی شخص دھوکہ نہ کھائے۔

(تفسیر کبیر جلد ششم سورہ مومنون صفحہ ۱۳۰)

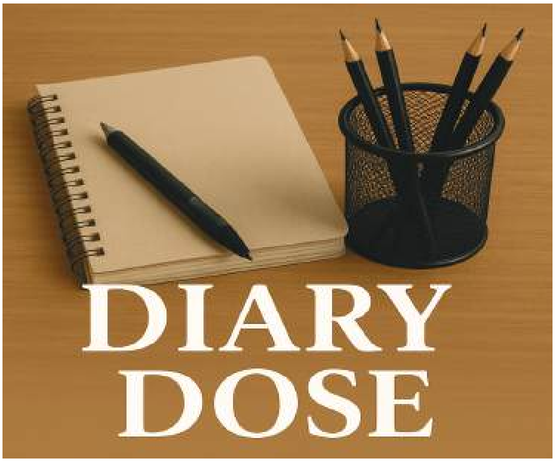

میرا سوال یہ ہے کہ میں جانتا ہوں کہ میں پیارے حضور سے بہت محبت کرتا ہوں تاہم میں نے نوٹ کیا ہے کہ جب بات کھیلیں کھیلنے کی ہو یا فٹ بال میچ دیکھنے کی ہو، تو مجھے محسوس ہوتا ہے کہ حضور انور کو ایم ٹی اے میں دیکھنے کی نسبت اِن چیزوں کی طرف زیادہ رجحان ہوتا ہے۔ میرا سوال یہ ہے کہ میں اپنے اندر پیارے حضور کے لئے ایسے جذبات اور لگن کیسے پیدا کرسکتا ہوں جو کھیلوں اور ہر ایک کام سے کہ جو میں کرتا ہوں زیادہ ہو کہ میں حضور انور کو ایم ٹی اے پر دیکھنے کی خواہش رکھوں اور ہر آن آپ کی باتیں سنوں؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

دیکھیں! حدیث میں آتا ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے بھی فرمایا ہے کہ ہمیں ایک دوسرے سے اللہ تعالیٰ کی خاطر پیار کرنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر دو مومن میری خاطر اور میری رضا حاصل کرنے کی خاطر ایک دوسرے سے پیار کریں تو میں بھی اُن سے پیار کروں گا۔ اور اُن پہ کثرت سے اپنے فضل نازل کروں گا۔ پس اگر آپ سمجھتے ہیں کہ آپ خلیفہ وقت سے اللہ تعالیٰ کی محبت کی خاطر پیار کرتے ہیں تو پھر باقی تمام محبتیں اَور طرف ہونی چاہئیں اور صرف ایک بات آپ کے سامنے ہونی چاہئے اور وہ اللہ تعالیٰ کی محبت ہے اور اللہ تعالیٰ کی محبت کی خاطر ہی آپ خلیفہ وقت سے اور ایک دوسرے سے پیار کرتے ہیں۔

اسی طرح خلیفہ وقت اللہ تعالیٰ کی خاطر جماعت احمدیہ سے پیار کرتا ہے۔ اگر یہ بات آپ کے ذہن میں ہو تو فٹ بال اور دوسری چیزوں کے لئے آپکی رغبت، خلافت اور اللہ تعالیٰ کی محبت پر غالب نہیں ہو گی۔ ایک مرتبہ آنحضرت ﷺ کے چوتھے خلیفہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بیٹے نے اُن سے (یعنی حضرت علی رضی اللہ عنہ سے) پوچھا کہ کیا آپ مجھ سے پیار کرتے ہیں؟ والد (حضرت علی رضی اللہ عنہ) نے جواب دیا کہ ہاں میں تم سے پیار کرتا ہوں۔ پھر اُن کے بیٹے نے پوچھا کہ کیا آپ اللہ تعالیٰ سے پیار کرتے ہیں۔ اس پر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ ہاں میں اللہ تعالیٰ سے پیار کرتا ہوں۔ پھر اُن کے بیٹے نے پوچھا کہ دو محبتیں ایک دل میں کس طرح جمع ہوسکتی ہیں۔ آپ میرے سے بھی اور اللہ تعالیٰ سے بھی پیار کرتے ہیں۔ اس پر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جواب دیا تھا کہ جب اللہ تعالیٰ کی محبت کا وقت آتا ہے تو صرف ایک محبت (دل میں) ہوتی ہے، یعنی اللہ تعالیٰ کی۔ چنانچہ اگر نماز کا وقت ہو اور آپ اُس وقت ٹیلی ویژن پہ فٹ بال کا میچ دیکھ رہے ہوں جو آپ کو بہت پسند ہو تو آپ کو ٹیلی ویژن بند کرنا چاہئے اور پہلے نماز ادا کرنی چاہئے۔ جلد بازی میں نہیں بلکہ توجہ اور تضرع کے ساتھ۔ اور پھر اس کے بعد، اگر آپ کے پاس وقت ہو تو بے شک میچ دیکھ لیں۔ اسی طرح اگر خلیفہ وقت تقریر یا خطاب فرما رہے ہوں اور براہ راست آپ سے مخاطب ہوں تو آپ کو پہلے خلیفہ وقت کی باتوں کو سننا چاہئے اور بعد میں آپ بے شک میچ کی ریکارڈنگ دیکھ سکتے ہیں۔ آپ کو اپنی ترجیحات پر توجہ دینی چاہئے کہ کون سی محبت آپ کو زیادہ عزیز ہے؟ یعنی آپ کا دین، آپ کی خلافت سے وابستگی، آپ کی اللہ تعالیٰ سے محبت یا آپ کی فٹ بال سے رغبت یا اس ٹیم سے رغبت جو آپ کو پسند ہے۔ یہ آپ کو خود فیصلہ کرنا ہو گا۔ میں آپ کو کس طرح کہہ سکتا ہوں کہ آپ کو خلیفہ وقت سے زیادہ محبت کرنی چاہئے۔ یہ آپ کو خود فیصلہ کرنا ہو گا۔ دیکھیں! مجھے پتہ ہے آپ کی نیک فطرت ہے۔

(This week with huzoor 4 march 2022)

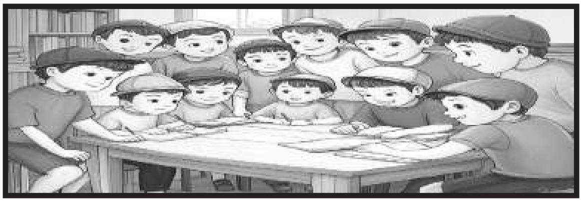

بزمِ اطفال

محنت اور دعا کی برکت

ایک خوبصورت گاؤں میں ایک نیک دل مگر شرمیلا سا لڑکا رہتا تھا، جس کا نام احمد تھا۔ احمد ہمیشہ سچ بولتا، بڑوں کی عزت کرتا اور نماز بھی پڑھتا تھا، مگر ایک بات اس کی کمزوری تھی — وہ پڑھائی میں محنت نہیں کرتا تھا۔ جب بھی امتحان قریب آتا تو احمد فکر میں پڑ جاتا۔ وہ کہتا،

''امی! آپ دعا کریں کہ میں پاس ہو جاؤں۔'' امی پیار سے کہتیں:

''بیٹا، دعا ضرور کرو، مگر پڑھائی بھی کرو۔ اللہ تعالیٰ انہیں پسند کرتا ہے جو دعا کے ساتھ کوشش بھی کرتے ہیں۔''

لیکن احمد کو لگتا تھا کہ اگر وہ زیادہ دعائیں مانگے تو بغیر زیادہ پڑھے بھی اچھے نمبر آجائیں گے۔

نتیجہ والے دن احمد بہت اداس تھا۔ اس نے امی سے کہا: ''امی! میں نے تو اتنی دعا کی تھی، پھر بھی اچھے نمبر کیوں نہیں آئے؟''

امی نے نرمی سے جواب دیا،

''بیٹا، دعا تب اثر کرتی ہے جب انسان خود بھی کوشش کرے۔ جیسے کسان صرف بارش کا انتظار نہیں کرتا، بلکہ زمین جوتتا، بیج بوتا، پانی دیتا ہے، تب جا کر اللہ برکت دیتا ہے۔''

احمد نے یہ بات دل میں بٹھالی۔

اگلے ہی دن سے احمد نے اپنے دن کا ایک منصوبہ بنایا۔ صبح فجر کے بعد قرآن پڑھتا، پھر ناشتہ کر کے پڑھائی میں لگ جاتا۔ وہ ہر روز دعا بھی کرتا۔

امتحان کے دن آگئے۔ احمد کے دل میں گھبراہٹ تھی مگر اب اس کے ساتھ ایک مضبوط یقین بھی تھا۔ وہ دعا کر کے امتحان دینے گیا۔ اس نے ہر سوال سوچ سمجھ کر لکھا۔ جب پیپر ختم ہوا تو اس نے شکر ادا کیا۔

کچھ دن بعد نتیجہ آیا۔ اسکول کے سب بچے شوخی سے بھاگتے دوڑتے اپنے رزلٹ کارڈ لے رہے تھے۔ جب احمد نے اپنا کارڈ دیکھا تو خوشی کے مارے اس کی آنکھوں میں آنسو آگئے — وہ پوری کلاس میں پہلے نمبر پر آیا تھا۔ وہ گھر دوڑ کر گیا اور بولا: ''امی! میں نے کر دکھایا!''

امی مسکرا کر بولیں: ''ماشاء اللہ بیٹا! یہ تمہاری محنت اور دعا دونوں کی برکت ہے۔ اللہ نے تمہیں کامیاب کیا کیونکہ تم نے سچی نیت سے کوشش کی۔''

احمد نے خوشی سے کہا،

''امی، اب میں ہر کام میں دعا اور محنت دونوں کو ساتھ لے کر چلوں گا۔''

اس کے بعد احمد نہ صرف اسکول میں کامیاب ہوا بلکہ ہر میدان میں دوسروں کے لئے ایک مثال بن گیا۔ اس کے استاد اکثر بچوں سے کہتے،

''اگر تم بھی احمد کی طرح محنت اور دعا کو ساتھ لے کر چلو گے تو تمہیں بھی ضرور کامیابی ملے گی۔''

REPORTS

From across India

ملکی رپورٹس

Spirit of Service: Waqar-e-Amal Activities Across Majlis Khuddamul Ahmadiyya Bharat

Alhamdulillah, by the grace of Almighty Allah, various Waqar-e-Amal programs were successfully organized across different Majalis of Majlis Khuddamul Ahmadiyya Bharat throughout the month. Khuddam actively took part in the renovation of Aiwan-e-Khidmat with great zeal and unity. Majlis Amila MKA Qadian also held a special Waqar-e-Amal at Aiwan-e-Khidmat, while Jama'at Ahmadiyya Nasirabad carried out an exemplary Waqar-e-Amal, clearing overgrown grass and bushes with the participation of Khuddam, Ansar, and respected Jama'at elders.

In addition, Majlis Khuddamul Ahmadiyya Manjeri, District Malappuram, held their Waqar-e-Amal. A Waqar-e-Amal was also conducted in Mohalla Mehdiabad, Qadian, with active participation from Atfal and Khuddam. These activities reflect the spirit of unity, discipline, and dedication among Khuddamul Ahmadiyya Bharat, who continue to serve humanity with sincerity and devotion. May Allah reward all participants and grant further opportunities for service. Ameen.

Majlis Khuddamul Ahmadiyya Bharat Begins the New Year with Spiritual Zeal

Alhamdulillah, by the grace of Almighty Allah, various Majalis of Majlis Khuddamul Ahmadiyya Bharat organized special programs to mark the beginning of the new Khuddam year 2025–2026. The day began with the offering of Tahajjud and Fajr prayers, followed by Dars-e-Qur'an and heartfelt letters to Huzoor-e-Anwar (aba), expressing prayers and devotion for a blessed new year. Several Majalis held additional programs such as Tarbiyati gatherings, Khidmat-e-Khalq activities, games, and welcoming of new Khuddam and Atfal, all conducted in a spirit of unity and brotherhood.

These blessed gatherings served as a beautiful reminder of the purpose of Khuddamul Ahmadiyya—to strengthen faith, enhance brotherhood, and renew the commitment to serve Islam Ahmadiyyat and humanity.

Stress in the Schoolbag

Why Children's Mental Health Can't Wait

The mental health of school children in India is quietly deteriorating under the growing weight of academics, social pressure, bullying, and digital overload. Behind cheerful classrooms, many students struggle silently with anxiety, depression, and burnout. Experts warn that unless schools begin prioritizing emotional well-being, this invisible crisis will only deepen.

According to Vaamaa Baldota, Founder & CEO of iDare, emotional resilience and self-awareness should be part of the curriculum. Schools must go beyond marks and attendance to become safe spaces for healing and conversation. Early intervention, trained counsellors, and empathetic teachers can transform how children cope and grow.

Mental health and abuse are deeply connected, yet often treated separately. The emotional aftermath of abuse stays hidden because vulnerability is stigmatized. To change that, emotional literacy must be taught early—helping children understand empathy, communication, and emotional regulation. Mental health is not a weakness; it's hygiene for the mind.

After trauma, many survivors face guilt, anxiety, or emotional detachment. Healing takes time and compassion, not advice. The most powerful support is presence—simply saying, "I'm here for you, you're safe." Unprocessed trauma doesn't fade; it reappears until it's healed with patience and care.

Therapy in India is still seen as a luxury, limited by stigma, cost, and lack of access. Mental health should be integrated into public health systems, with insurance coverage and services in local languages. True healing must reflect cultural realities, ensuring inclusivity and affordability.

Through iDare, survivors receive counselling, therapy, and legal support under one ecosystem, helping them rebuild with confidence and dignity.

In the digital age, cyber mindfulness is vital. Constant exposure to online distress can exhaust the mind. Taking breaks—muting, logging off—isn't avoidance; it's self-care. Because caring without resting doesn't build strength—it leads to burnout.

https://www.indiatoday.in/education-today/featurephilia/story/mental-health-crisis-indian-school-children-academic-digital-pressure05-11-2025-2813950-

science Corner

Why Mosquitoes Are Especially Good at Smelling You

Some mosquitoes, like Aedes aegypti, have an almost foolproof ability to find human blood — and blocking their sense of smell has proven difficult. A new study published in Cell reveals why: these insects have built-in backups in their olfactory system that make them nearly impossible to fool.

In most animals, each nerve cell in the nose detects only one type of odor. But researchers discovered that mosquito nerve cells can detect many smells at once. This means even if one scent receptor is blocked, the same cell can still sense other human odors — making it hard to hide from them.

This finding offers the most detailed map yet of how mosquitoes smell, and it suggests that developing repellents that "mask" human scent will be complicated. Instead, scientists like Anandasankar Ray of the University of California, Riverside, suggest finding odors mosquitoes dislike to drive them away.

Understanding mosquito smell is vital because they spread deadly diseases such as dengue and Zika. "Mosquitoes are responsible for more human deaths than any other creature," says Olivia Goldman of Rockefeller University.

Mosquitoes use body heat, carbon dioxide, and body odor to locate people. Earlier studies tried disabling certain smell sensors, but the insects could still track humans. Goldman, Margo Herre, and their team used fluorescent labels to study mosquito neurons and found that many act as "sensory hubs" with multiple odor receptors.

Some neurons responded to several human-associated chemicals, like octenol and triethylamine, showing that mosquitoes can detect a wide range of scents. This redundancy helps them find humans no matter how their odor varies.

As coauthor Meg Younger of Boston University notes, "Maybe this is how mosquitoes find a human regardless of what kind of body odor that human is emitting."

https://www.sciencenews.org/article/mosquito-smell-humans-odor-aedes-aegypti

Promised Messiah (as) refused to utter a false word even though his defense depended on it.

"I am convinced of Mirza Sahib's great moral excellence and honesty… I believe him to be a man of perfect truthfulness."

(Al-Hakam, 14 November 1934)

Maulana Muhammad Sharif Bangalori

The editor of Manshoor Muhammadi of Bangalore wrote:

"The most excellent of scholars, noble and eminent, pride of the Muslims of India, accepted in the Divine presence — Maulvi Mirza Ghulam Ahmad Sahib."

(Manshoor Muhammadi, 25 Rajab 1300 AH)

Hazrat Sufi Ahmad Jan Sahib of Ludhiana

A renowned Sufi saint, moved by the Promised Messiah's zeal for the service of Islam, expressed:

"Our eyes are fixed upon you, O healer of the afflicted; become the Messiah for the sake of God."

None of these testimonies were given by members of the Ahmadiyya Community — many were from opponents or those outside the fold of Islam. Yet God caused them to bear witness in favour of His chosen servant.

In the words of the Promised Messiah (as):

"For those who reflect, this is indeed a sign."

God raised him as the true Messiah awaited by the world. Let us ponder deeply — have we recognized this divine reformer, or are we among those who failed to see the truth when it appeared before us?

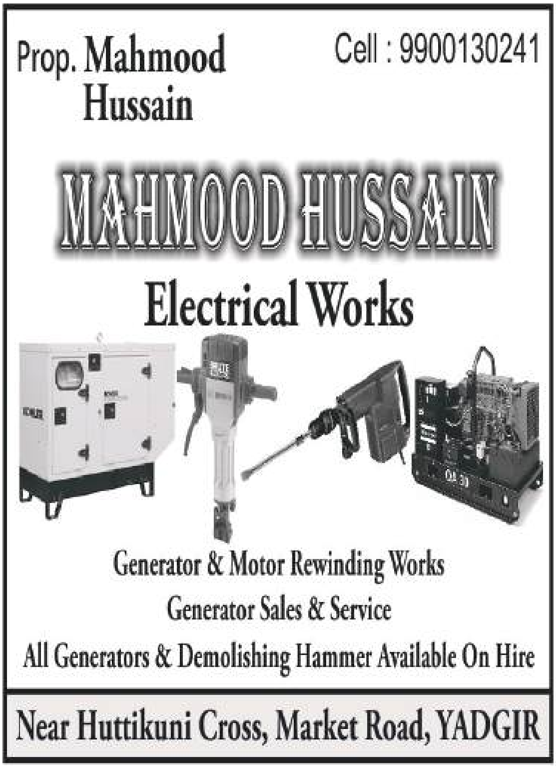

enemies raised countless accusations, but none could ever point to a single blemish in his life before the claim. In fact, numerous respected individuals — including those who opposed him — bore witness to his purity and righteousness.

Testimonies from Prominent Figures

Maulvi Muhammad Hussain Batalvi

A renowned scholar of the Ahl-e-Hadith and later a fierce opponent of the Promised Messiah (as), once wrote before his claim:

"The author of Barahin-e-Ahmadiyya, as known by both friends and foes (and Allah is witness), is steadfast upon the Shariah of Muhammad (sa), is pious, and is devoted to truth." (Isha'at-us-Sunnah, Vol. 7, p. 9)

Maulana Abul Kalam Azad

The famous scholar, Quran commentator, and journalist wrote:

"As far as character is concerned, there is not even the smallest blemish of stain upon the life of Mirza Sahib. He lived the life of a virtuous and God-fearing man. His first fifty years were marked by such moral excellence, personal habits, and religious service that he stood out among the Muslims of India as distinguished, noble, and enviable."

(Newspaper Waqeel, Amritsar, 30 May 1908)

Munshi Sirajuddin Sahib

Father of the well-known Muslim leader and poet Maulvi Zafar Ali Khan, he testified:

"I can state from personal observation that even in his youth, he was a righteous and pious person… he was free from pretence and falsehood."(Zamindar, May 1908)

Maulvi Syed Mir Hassan Sahib

A distinguished scholar of Oriental studies and teacher of Allama Iqbal, he saw the Promised Messiah (as) when he was 28 years old and later stated:

"He was a man of solitude and piety, abstaining from all frivolities. Even a casual observer could see that in both word and deed, he was unlike others — clearly superior."(Seerat-ul-Mahdi, Vol. 1, pp. 270 ,154)

Hakim Mazhar Hussain Sahib (of Sialkot)

Though later an opponent, he once wrote:

"He was a reliable person, noble-minded, and of lofty thoughts."

(Al-Hakam, 7 April 1934)

A Hindu Resident of Qadian

A lifelong acquaintance testified:

"I have seen Mirza Ghulam Ahmad since childhood; we were of the same age. His habits then were just as noble as they are now. He is honest, trustworthy, and virtuous. I even believe that God Himself has descended to earth in his form."

(Tadhkirat-ul-Mahdi, Vol. 2, p. 34)

Maulvi Ghulam Rasul Sahib

Upon observing the young Mirza's pure nature, this elder remarked:

"If there could be a prophet in this age, it would be this boy."(Register Riwayat No. 12, p. 104)

His Lawyer's Testimony

During a lawsuit before his claim, his lawyer, Fazaluddin Sahib, witnessed his extraordinary truthfulness when the

The Pure and Righteous Life of Hazrat Mirza Ghulam Ahmad of Qadian. The Promised Messiah and Mahdi (peace be upon him)

DR. Mohsin Ilahi

The Holy Qur'an presents the true history of God's Messengers, and from it we learn that one of the greatest proofs of a Divine Messenger's truth is the purity of his life before his claim. Allah safeguards His chosen ones from idolatry and immorality, and they live among their people with exemplary morals and righteousness. Their nation is compelled to acknowledge their virtuous character.

After a claim is made, enemies level various accusations and hurl abuse, yet they can never point to a single blemish in the life of the Messenger before his claim. Therefore, the objections raised after a claim hold no weight, for they arise from hostility. What truly deserves attention is the pure character of the claimant when he lived as an ordinary individual among his people.

The Promised Messiah and founder of the Ahmadiyya Muslim Community, Hazrat Mirza Ghulam Ahmad of Qadian (peace be upon him), claimed to be the Divinely appointed reformer of the age — the awaited Messiah and Mahdi long awaited by the Muslim Ummah for fourteen centuries. Among the many proofs of his truthfulness, he presented his own pure life before the claim as evidence. He challenged his opponents by declaring:

The Challenge

"You cannot find any fault of falsehood, deceit, or fraud in my earlier life. If I had been accustomed to lying and deceit, then you might suspect that I have lied in this claim as well. But who among you can find any flaw in my life history? This is the grace of God that He has kept me steadfast upon righteousness from the beginning, and for those who reflect, this is a clear sign."

(Tadhkiratush-Shahadatain, p. 62)

He further said:

"My lifetime has passed, yet who can prove that falsehood has ever issued from my mouth? When I have, for the sake of Allah alone, refrained from lying to people and sacrificed my life and wealth in the cause of truth, why then would I lie about God?" (Hayat-e-Ahmad, Vol. 1, p. 126)

Over a century has passed since this challenge was made, and no one has ever been able to refute it. After his claim, many

gratitude. Every virtue we possess is a gift from Allah. We can always find flaws in others—but the higher path is to recognize the good and nurture it.

True introspection asks:

- Do I celebrate the success of others or secretly resent it?
- Do I feel inspired to improve myself, or do I wish others to fail?

Rashk whispers: “I wish I could have that blessing too.”

Hasad sneers: “They don’t deserve it.”

The Path to Purification

The cure for jealousy lies in a program of spiritual discipline:

1. **Trust Allah**—He alone grants or withholds blessings.
2. **Be patient**—do not react to the jealousy of others with anger.
3. **Maintain dignity**—avoid retaliation or gossip.
4. **Detach mentally**—do not dwell on those who envy you.
5. **Repay hatred with kindness**—goodness disarms the envious.
6. **Strengthen your belief in Tawheed**—a heart anchored in Allah’s oneness finds peace in His decree.

Surah al-Falaq teaches us to seek refuge from the envy of others, but it also reminds us to guard ourselves from becoming enviers. Spiritual maturity demands inward focus—less attention on others’ faults, and more on purifying our own. When we restrain our speech, we soften our hearts; and when our hearts are purified, faith blossoms.

The real choice before us is this:

Will we exhaust ourselves in jealousy—competing against others—or elevate ourselves through emulation, competing with them in goodness?

The destination is the same: the nearness of Allah. The difference lies in the path—one poisoned by resentment, the other illuminated by gratitude, sincerity, and virtue.

H.A. GHOURI
9848955134
7013492780
GHOURI ROLLING SHUTTERS
WHOLESALE DEALER
Suppliers of All Spare Parts of Rolling Shutters Specialist in: Gear & Remote Shutters
SHOP NO 5-6, YERRAKUNTA, OPP. TOTAL GAZ PUMP,PAHADI SHAREEF ROAD HYDERABAD (T.S.)

it is the dark wish that others lose what they possess. It breeds bitterness, resentment, and spiritual sickness. Scholars describe hasad as a three-way relationship: the jealous person, the one envied, and the perceived rival or threat.

Islam distinguishes hasad from rashk or ghibtah—forms of envy that can be positive. Hazrat Khalifatul Masih IV (rh) once quoted Imam Raghib, explaining that a believer (momin) experiences rashk, while a hypocrite (munafiq) suffers hasad. The Promised Messiah (as) said: "The believer's teacher is Allah, while the hypocrite's teacher is Satan."

This distinction is essential. Hasad is condemned because it reflects discontent with divine decree, whereas ghibtah motivates one to emulate goodness and strive for excellence.

The Nature of Healthy Envy

Envy, when free of malice, involves only two parties: the admirer and the admired. It is the yearning to attain virtues or blessings similar to another's—without desiring their loss. The Prophet (sa) said:

"There is no envy except in two cases: a man whom Allah has given wealth and he spends it in the cause of truth, and a man whom Allah has granted wisdom who judges with it and teaches it."

(Sahih al-Bukhari & Muslim)

This form of envy, ghibtah, uplifts the soul. It drives believers to "compete in all that is good" (2:148). It leads to admiration and inspiration rather than bitterness. Instead of asking, "Why do they have this?" the spiritually mature ask, "How can I achieve the same virtue?"

The Poison of Jealousy

Jealousy, by contrast, stems from fear and possessiveness. It is a triangular emotion involving the jealous person, something they cherish, and a perceived rival. Whereas envy seeks to gain, jealousy fears to lose.

It was jealousy that consumed Iblis, who refused to bow before Adam (as) (2:35), and it was jealousy that led Cain to slay his brother Abel (5:31). Such jealousy leaves the heart in constant unrest. Imam al-Ghazali classified hasad among the "destructive vices" in Ihya Ulum al-Din, warning that it benefits no one and harms the jealous person most. Ibn Qayyim al-Jawziyya observed that jealousy represents discontent with Allah's will—a perilous stance for any believer.

Evaluating the Self

The Promised Messiah (as) cautioned against nukta chini—habitual criticism and fault-finding. The Qur'an reminds us:

"You were once as they are, but Allah bestowed His grace upon you." (4:95)

This verse teaches humility and

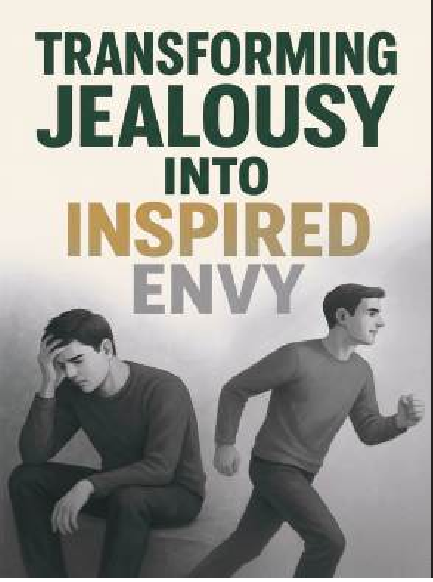

Zahid Mushtaq Naik Murabbi Silsila

Self-reflection forms the foundation of spiritual progress. Those who dream of reforming the world must begin with their own hearts—cleansing them of toxic emotions and cultivating noble traits. Among the most subtle yet destructive forces within the soul are jealousy and envy. Both demand constant awareness and self-control. When channelled rightly, envy can awaken ambition and inspire self-betterment; jealousy, however, corrodes faith and relationships, and is sternly condemned by the Holy Qur'an. Envy may at times slip into jealousy—hence the need for vigilance.

The Holy Prophet (sa) said:

"A man's faith cannot be upright unless his heart is upright, and his heart cannot be upright unless his tongue is upright."

This profound link between faith, heart, and speech reveals the depth of moral responsibility. Hazrat Abdullah ibn Mas'ud (ra) narrated that the Prophet (sa) also warned:

"By the One besides Whom there is no god, nothing deserves to be imprisoned longer than the tongue."

Our words mirror the condition of our hearts. Both must therefore be disciplined if we seek spiritual refinement. The Promised Messiah (as) beautifully taught that the purification of the heart corrects distorted thinking and heals troubled emotions—thereby guiding the tongue toward gratitude rather than grievance. In short: "Guard your heart, guide your mind, and grace your tongue."

Understanding Hasad and Rashk

The Holy Qur'an uses the word hasad to describe destructive jealousy. In Surah al-Falaq (113:6), Allah commands:

"Say, I seek refuge in the Lord of the dawn… from the evil of the envier when he envies."

Hasad is more than mere longing—

every home, city, and land. The objective of preaching is not to gain followers, but to awaken spiritual consciousness and save mankind from disbelief and moral decay.

He advised that missionaries should:

- Be exemplary in purity and righteousness.
- Exhibit humility and contentment.
- Speak wisely according to the situation to bring about reform, not discord.

(Malfuzat, Vol. 9, pp. 315–316)

Moral Training and Patience

The Promised Messiah (as) strongly cautioned against anger and rash behavior. He said:

"Anger is half of madness... One who is overcome by anger loses wisdom and understanding."

(Malfuzat, Vol. 1, p. 374)

Patience and forbearance are the foundations of all successful preaching. Without them, no message can bear lasting fruit.

The Spirit of the Companions A Model for All

The Promised Messiah (as) presented the example of the Holy Prophet's (sa) Companions, who tailored their advice according to each person's nature and spiritual need. To one, he would emphasize generosity; to another, kindness to parents; to another, humility. This personalized guidance made their teaching deeply transformative.

(Malfuzat, Vol. 1, p. 374)

The Global Scope of Preaching

Today, by the grace of Allah, the message of Islam Ahmadiyyat has reached every corner of the world — east and west, north and south. Wherever there is a yearning soul, there stands a servant of the Promised Messiah (as) inviting mankind to the truth of Islam and the unity of God.

"If it were within our power, we would wander like beggars from door to door to convey the message of God and save the world from the ruin of disbelief and idolatry."

(Malfuzat, Vol. 3, p. 39)

Conclusion
Responsibility and Resolve

Da'wat ilallah is not a mere activity or event; it is a complete philosophy of life — to dedicate one's thoughts, actions, and being to the pleasure of Allah. Through the guidance of the Promised Messiah (as), this mission continues as a vast network of spiritual transformation across the globe.

It is our duty to understand this sacred calling, to participate in it, and to kindle the light of truth within hearts — through wisdom, patience, and pure example. As the Promised Messiah (as) taught, only those preachers will succeed who embody righteousness, perseverance, and divine wisdom in their lives.

The Sacred Duty of Calling Towards Allah (Da'wat ilallah)

Yawar Nazir Mir

The teachings and sayings of the Promised Messiah and Mahdi (peace be upon him) clearly outline the objectives, principles, and practical path of Da'wat ilallah — the call to Allah. He not only described it as a noble concept but presented it as a complete way of life — a life wholly devoted to the service of God and the spread of His message.

Introduction

The call to Allah is a light that awakens hearts, revives consciences, and leads nations toward moral, spiritual, and collective excellence. The Promised Messiah (as) said:

"I have come as a seed, and that seed has been sown by my hand. It will grow and blossom, and none shall be able to stop its progress."

(Malfuzat, Vol. 3, p. 39)

Today, that seed has indeed flourished — a community spread across the globe, striving day and night to invite mankind toward God and purify hearts through divine wisdom.

The Reality of Islam
A Life Devoted to God

The Promised Messiah (as) explained that Islam, in its truest sense, means complete devotion of life to Allah. He stated:

"A Muslim is he who dedicates his entire being to the cause of Allah."

(Aina-e-Kamalat-e-Islam, Ruhani Khaza'in, Vol. 5, p. 65)

This devotion is not mere belief; it manifests in action — in righteous deeds, purity of heart, and constant pursuit of God's pleasure. A true Muslim is one who lives every moment as a servant of the Divine Will.

The Preacher and Missionary
Carriers of the Message

The role of the Wa'iz (preacher) and Muballigh (missionary) is central in Da'wat ilallah. The Promised Messiah (as) emphasized that they must possess piety, patience, purity, and endurance. They must face opposition with calmness and wisdom, never with anger or haste.

"A preacher should address the audience in concise and impactful words that enter the ear and settle in the heart." (Malfuzat, Vol. 10, p. 236)

Such art of speech ensures that the message of Islam reaches the hearts of people with clarity and compassion.

The Mission of Propagation
Practical Engagement

The Promised Messiah (as) inspired his followers to take this message to

that the Promised Messiah(as) had said on the matter. Similarly, on the topic of Jesus(as) surviving the cross, Syed Mir Mahmood Ahmad Nasir said that the Promised Messiah(as) had focused on the ointment that was used to heal his wounds. The leading expert on the Shroud of Turin, Barrie Schwartz, attested that if the Ahmadiyya Community was able to prove their stance through the ointment of Jesus(as), then he would have no choice but to accept that Jesus(as) survived the cross.

His Holiness(aba) said that a common thing which many missionaries wrote was a piece of advice he gave. He said that one should keep the word قبر (Q-B-R) in mind: Q for Qur'an, B for Bukhari, and R for Ruhani Khaza'in (written works of the Promised Messiah(as)). If one became an expert in these things and learned from them, then they would become successful in their endeavours.

His Holiness(aba) said he was a great helper of Khilafat; he was loyal, obedient and devoted. Such great helpers are few and far between. His Holiness(aba) said he has yet to see anyone else like him. His Holiness(aba) prayed that such examples are established in the future and that Allah continues to grant Khilafat such helpers. His Holiness(aba) prayed that may Allah accept his prayers for his progeny and enable them to follow in his footsteps.

Dr Tahir Mahmood

Dr Tahir Mahmood of Karachi who passed away recently while being held in prison. He was charged and arrested by the police for offering the Friday prayer. At the time of his bail hearing, he was attacked by a mob and was threatened. In fact, a police officer even encouraged the mob to shoot him. He faced brutalities in prison. He was being forced to speak ill against the Promised Messiah(as) and the Caliphs; however, he refused and remained steadfast. He had been in jail for two months. He fell ill and was transported to a hospital due to a kidney infection, which is very well possible to have been because of the brutalities he faced in prison. He was transported to a hospital where he was still kept in shackles, and it was there that he passed away. As such, due to these circumstances, he is considered a martyr. He served the Community in various capacities. He rendered financial aid to many people, including those in jail. He propagated the message of Islam Ahmadiyyat in jail without any fear. He had in fact been jailed previously as well for propagating the message of Islam Ahmadiyyat. His wife attests that his conduct at home was exemplary. One of his sons is serving the Community as a missionary. He is survived by his wife, a daughter and three sons. His Holiness(aba) prayed that may Allah grant him forgiveness and mercy, elevate his station and enable his children to continue the legacy of his virtues.

Summary prepared by The Review of Religions

says that his grandfather had such love for the Holy Qur'an as he has never seen before. He would recite the Holy Qur'an for long periods. When he was a child, his grandfather would wake him for the morning prayer, and he observed that afterwards, he would recite the Holy Qur'an with great care and love, which left a great impact on him. When Syed Hashir enrolled in Jamia Canada, his grandfather would ask him about his studies, particularly about the studies of the Holy Qur'an, its translation and commentary. Syed Mir Mahmood Ahmad Nasir told his grandson that he had read the books of the Promised Messiah(as) many times, but every time he would find new points. He said that through reading the books of the Promised Messiah(as), one can better understand the meanings of the Holy Qur'an and the Hadith.

His Holiness(aba) said that once Syed Mir Mahmood Ahmad Nasir told him that he had studied all the books of the Promised Messiah(as) three times and that some books he had even read more than three times. Yet, he was humble and did not seek to express his scholarliness.

His Holiness(aba) said that Syed Mir Mahmood Ahmad Nasir had profound obedience to Khilafat. Syed Hashir relates that once during the Friday sermon of His Holiness(aba), the electricity went out in Pakistan and the TV turned off. Syed Hashir got up to leave, but his grandfather told him to remain seated, for there was no telling when the electricity might come back, and he should not miss a single word of His Holiness(aba) when it did. On another occasion, Syed Mir Mahmood Ahmad was unaware that His Holiness(aba) was delivering an address. When he found out, he was having trouble putting it on his iPad. When Syed Hashir arrived, he helped his grandfather put the address on, and Syed Mir Mahmood Ahmad Nasir was thanking him for doing this favour for him. His Holiness(aba) said that he would even express his gratefulness to children.

His Holiness(aba) had instructed the Editor of The Review of Religions to approach scholars of the Community to write articles, including Syed Mir Mahmood Ahmad Nasir. When the Editor reached out to Syed Mir Mahmood Ahmad Nasir over the phone, it was late at night in Pakistan, and he was informed that Syed Mir Mahmood Ahmad Nasir was sleeping. However, in this time, he woke up and took the phone, upon which the Editor informed him of His Holiness'(aba) instruction. The next day, Syed Mir Mahmood Ahmad Nasir sent a 15-page article to His Holiness(aba) for The Review of Religions and said that he would continue sending articles. He would also take part in the Shroud of Turin exhibition that would be displayed at the Jalsa Salana (Annual Convention) UK, as he himself had done great research in this field. His own research in this topic and indeed all topics was to first study all

between man and the living God. He also had an interest in worldly knowledge, particularly science, history and he would also read books about hiking. He was proficient in languages like Urdu, Arabic, English, Spanish, Italian and Hebrew. He had a passion for financial contributions. He studied Italian because the Second Caliph(ra) had instructed him to do so in order to send him to Italy. Though that never transpired, he continued styudying Italian till his last days, because he considered it to be a standing instruction of the Second Caliph(ra) which was still applicable.

His Holiness(aba) said that Mubashar Ayaz, current Principal of Jamia Ahmadiyya said that he was an ocean of knowledge. His life was defined by work. The word 'break' was not in his vocabulary. he had exemplary obedience. He was a model in this regard. When he was the Principal of Jamia Ahmadiyya, he used to go to his office at 7:20 am when classes would begin. He would ride on his bike and even fell a few times. His Holiness(aba) instructed him that, on account of his health, he should instead go to his office at 10 am. Once, he was seen walking in the courtyard a little before 10 am. When asked why he was outside, he said that it was not yet 10 am, and he had been instructed to go to his office at 10 am.

His Holiness(aba) said that Tanvir Nasir, a missionary from Qadian says that once Syed Mir Mahmood Ahmad Nasir was walking back and forth in the front row of the mosque in Qadian as he remained engaged in the remembrance of Allah. When asked why he was walking in the front row, he said that he had seen the Second Caliph(ra) doing so, and so he wished to walk in the same place. He had great love for the Second Caliph(ra).

His Holiness(aba) said that Feroz Alam writes that Syed Mir Mahmood Ahmad Nasir became Principal of Jamia Ahmadiyya while he was studying there. Not only was he a scholar, but more so, he left a lasting impression through his conduct and character and his devotion to God. He taught comparative religions and he would teach arguments as taught by the Promised Messiah(as). Once, while teaching about the miracles of Jesus(as) in light of the writings of the Promised Messiah(as) he asked, do miracles still happen today? He then narrated an incident of when he was on duty during the days of Jalsa Salana (Annual Gathering) and there was not enough food. Guests had arrived, and what little food there was began to be distributed, and somehow Allah blessed the food so that everyone could eat and there was no shortage.

His Holiness(aba) said that his grandson Syed Hashir has also expressed the profound impact that his grandfather's devotion to God left, and now, seeing as he is a missionary, he should follow in his grandfather's footsteps. His grandson

devotion to God through his prayers. His Holiness(aba) attested that he himself had seen his devotion in prayer, and he could often be seen in the corner of the mosque whilst devoted in prayer. His son says that his father would express his devotion to God in ways such as writing lines upon lines in his diary simply with the word 'Allah.' Once, his son saw written in his diary, 'O my Allah, ti amo', meaning 'O my Allah, I love you.' His son says that his father would recite couplets in his prostrations which expressed extreme love and devotion for God. He related to his son that in his voluntary prayers, he would glorify God, and then pray for the Holy Prophet(sa), the Promised Messiah(as) and his family, the Caliphs, and then, beginning with his own grandfather, he would pray for his own family in succession. He considered prayer for others to be the best form of service to humanity. He strove to emulate the examples set by the Holy Prophet(sa) in every aspect of his life. His son says that there were times when his father was sitting on an uncomfortable chair while he was sitting on a more comfortable chair. He got up so that his father could sit on the more comfortable chair, but Syed Mir Mahmood Ahmad Nasir would refuse, saying that the Holy Prophet(sa) instructed not to make someone get up and take their place. Even though he was his son, he said he would implement the instruction of the Holy Prophet(sa). On the days of the birth and demise of the Holy Prophet(sa) and the Promised Messiah(as), he ensured to focus on reciting durood sharif [prayer for sending salutations on the Holy Prophet(sa)].

His Holiness(aba) said that a false case was filed against him, in which the judge said that he had blasphemed against the Holy Prophet(sa). Hearing this troubled him greatly, and he very strongly responded to the judge, saying that it was unfathomable for him to have dishonoured the Holy Prophet(sa) in any way and that this accusation was completely false. He was also falsely imprisoned for a day.

His Holiness(aba) said that he also had great love for the Promised Messiah(as). He would study the Holy Qur'an and books of Hadith daily. During his day in prison, he asked his son to bring him the book Barahin-e-Ahmadiyya by the Promised Messiah(as). Mian Khurshid Ahmad who was also there asked how he would read such a difficult book under the difficult circumstances he was in. Syed Mir Mahmood Ahmad Nasir said that this book was not difficult for him to read, as he had already read it about five times. Syed Mir Mahmood Ahmad Nasir's son says that once the Al Fazl newspaper was interviewing scholars of the Community, and when they interviewed his father, he simply said that the Promised Messiah's(as) greatest miracle was establishing a bond

Ahmad(rh). He served as a professor in Jamia Ahmadiyya Rabwah, then as a missionary in the USA and Spain, then as Wakil-ut-Tasnif, then as Principal of Jamia Ahmadiyya Rabwah. He also served in Wakil-ut-Talim, In-charge of the Research Cell, and President of the Noor Foundation. He also served as a Member of Darul Ifta. He served in the Ahmadiyya Muslim Youth Organisation as a secretary and vice-president.

His Holiness(aba) said that he had many great academic achievements. He assisted in the Urdu translation of the Holy Qur'an by the Fourth Caliph(rh). He translated the six authentic books of Hadith into Urdu along with various commentaries. He wrote scores of scholarly works on the Bible, including commentaries. He published great research on the shroud and ointment of Jesus(as).

His Holiness(aba) said that his published and unpublished works span many topics surrounding the life of the Holy Prophet(sa). He also had the honour of holding the foundation stone for the Basharat Mosque in Spain which the Third Caliph(rh) prayed upon. His marriage was announced by the Second Caliph(ra), which was with Amatul Mateen, daughter of the Second Caliph(ra). During the marriage announcement, the Second Caliph(ra) expressed his desire for Syed Mir Mahmood Ahmad Nasir, Syed Mir Daud Ahmad, and Hazrat Mirza Tahir Ahmad(rh) who he had sent to the UK for studies, to attain proficiency in the English language, so that they could translate the books of the Promised Messiah(as) and other literature and also bearing in mind that The Review of Religions required a proficient editor.

His Holiness(aba) said that the Third Caliph(rh) announced the marriage of Syed Mir Mahmood Ahmad Nasir's son, and in his sermon, lauded his dedication to serving the faith. Once, he advised those who wished to become missionaries that they should wake up at 3 am to offer voluntary prayers, that they should offer the five daily prayers in congregation at the mosque, and to seek prayers on a daily basis to attain pleasure of God and the love of the Holy Prophet(sa), the Promised Messiah(as) and Khilafat. He also advised to become regular in glorifying Allah, sending salutations upon the Holy Prophet(sa) and seeking forgiveness. He advised to write letters to the Khalifa, to fulfil assigned duties with devotion, to serve parents and pray for them, learn the translation of the Holy Qur'an, read all the written works of the Promised Messiah(as) at least three times, read the Al Fazl newspaper and another newspaper daily, undertake at least one act of service to humanity daily.

His Holiness(aba) said that Syed Mir Mahmood Ahmad Nasir's son, Syed Ghulam Ahmad Farrukh says that his father expressed his love and

expedition, as their primary purpose was to serve as a diversion. Along the way, they received word that the Holy Prophet(sa) had set out for Makkah; therefore, they turned around and joined the Holy Prophet(sa). When they informed the Holy Prophet(sa) about the incident with Amir, it is recorded that the following Qur'anic verse was revealed to the Holy Prophet(sa):

'O ye who believe! When you go forth in the cause of Allah, make proper investigation and say not to anyone who greets you with the greeting of peace, 'Thou art not a believer.' You seek the goods of this life, but with Allah are good things in plenty. Such were you before this, but Allah conferred His special favour on you; so do make proper investigation. Surely, Allah is well aware of what you do.' (The Holy Qur'an, 4:95)

His Holiness(aba) said that, though according to historical records, this verse would have been initially revealed before this time, the Holy Prophet(sa) may have recited this verse as a way of expressing his displeasure.

His Holiness(aba) that he would commence mention of the Conquest of Makkah in the future.

Funeral Prayers

His Holiness(aba) said that he would now make mention of an elder of the Community, who was a scholar, devoted to Khilafat and an unmatched servant of the faith who recently passed away, along with another Ahmadi who died whilst being held captive. As such, he attained the rank of martyrdom.

Syed Mir Mahmood Ahmad Nasir

Syed Mir Mahmood Ahmad Nasir, son of Hazrat Syed Mir Muhammad Ishaq(ra). He was the nephew of Hazrat Nusrat Jahan Begum(ra), and the son-in-law of Hazrat Mirza Bashiruddin Mahmud Ahmad(ra), Second Caliph of the Ahmadiyya Muslim Community. He obtained his initial education from Qadian and then obtained his BA from the Punjab University. He dedicated his life to the service of Islam Ahmadiyyat on the day his father passed away.

His Holiness(aba) said that Syed Mir Mahmood Ahmad Nasir's son, Muhammad Ahmad writes that his father would regard 17 March, the day when he devoted his life for the faith with great esteem. Syed Mir Mahmood Ahmad Nasir recounted that the Second Caliph(ra) spent the entire day in their home, offering prayers there and even delivering a short speech. It was at that instance, while he was only 14 years old, that he stood up and said that he wished to dedicate his life to the service of the faith. The Second Caliph(ra) was very pleased upon this and appreciated him. He would go on to fulfil this pledge in a way that few others have.

His Holiness(aba) said that he served as a missionary in the UK, where he also studied alongside Hazrat Mirza Tahir

Muhammad (sa): The Great Exemplar

Two Expeditions During the Life of the Holy Prophet(sa) & Demise of a Devout Scholar of the Community

Summary of the Friday Sermon delivered by Hazrat Khalifatul Masih V(aba) on 16th May 2025 at Masjid Mubarak, Islamabad, Tilford, UK

After reciting Tashahhud, Ta'awwuz and Surah al-Fatihah, His Holiness, Hazrat Mirza Masroor Ahmad(aba) said that he would continue mentioning expeditions from the life of the Holy Prophet(sa).

The Expedition of Abu Qatadah(ra) to Khadirah

His Holiness(aba) said that there was the Expedition of Abu Qatadah Ansari towards Khadirah. This took place in Sha'ban 8 AH. A branch of the Banu Ghatafan resided there, which was bent upon causing harm to Islam. One of the Muslims who had recently gotten married did not have enough money to pay his dowry, and he explained his situation to the Holy Prophet(sa). Upon this, the Holy Prophet(sa) told him that he was about to dispatch a contingent under the leadership of Hazrat Abu Qatadah(ra) and he if he wished he could join him, for he trusted that he would attain the amount he needed for his dowry from the spoils of this expedition.

16 Muslims were sent under the leadership of Hazrat Abu Qatadah(ra) towards the Banu Ghatafan. Upon arriving, Hazrat Abu Qatadah(ra) addressed his men, and grouped them in pairs, saying that they should not leave each other's sides and follow his lead in attacking the enemy. The Muslims encircled the army, drew their swords, and waged a sudden attack. It is recorded that this expedition lasted for 15 days, and the Muslims attained 200 camels, 1,000 goats and many prisoners.

The Expedition of Abu Qatadah(ra) to Idam

His Holiness(aba) said that there was also the Expedition of Abu Qatadah towards Idam in Ramadan 8 AH. Idam was a valley in Najd where a branch of the Banu Ghatafan resided. When the Holy Prophet(sa) had intended to set out towards Makkah for the Conquest of Makkah, he sent Hazrat Abu Qatadah(ra) towards Idam so that people might think that the Holy Prophet(sa) was going to Idam instead of Makkah. Hazrat Abu Qatadah(ra) was accompanied by eight companions.

Along the way, a man named Amir greeted the contingent with the Islamic greeting, and so they did not think to attack him. However, one of the companions had crossed paths with him before and knew who he was and so he attacked and killed him. There was no other battle during this

اختتامی تقریب سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ بھارت 2025ء کے چند مناظر

مجلس خدام الاحمدیہ کیرنگ محترم ناظر صاحب اعلیٰ قادیان سے انعام حاصل کرتے ہوئے

مجلس خدام الاحمدیہ حیدرآباد محترم ناظر صاحب اعلیٰ قادیان سے علم انعامی حاصل کرتے ہوئے

مجلس خدام الاحمدیہ محمود آباد کے اراکین محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ بھارت سے
علم انعامی حاصل کرتے ہوئے

مجلس خدام الاحمدیہ ریشی نگر کشمیر کے اراکین محترم ناظر صاحب اعلیٰ قادیان سے
انعام حاصل کرتے ہوئے۔

مجلس اطفال الاحمدیہ قادیان کے اراکین محترم ایڈیشنل ناظر صاحب اعلیٰ جنوبی ہند سے انعام
حاصل کرتے ہوئے

مجلس خدام الاحمدیہ عثمان آباد مہاراشٹرا کے اراکین محترم ناظر صاحب اعلیٰ قادیان سے
علم انعامی حاصل کرتے ہوئے

Volume 8 November 2025 CE Issue 11

Monthly MISHKAT Qadian

Majlis Khuddam-ul-Ahmadiyya Bharat

Inside the Issue

Published on 12th November 2025

Chairman: Shameem Ahmad Ghori
Editor: Niyaz Ahmad Naik
Manager: Mudassir Ahmad Ganai

Registered with Registrar of Newspapers of India at PUNBIL/2017/74323Postal Registration No. GDP-046/2024-26

Annual Subscription: $220 (20/Copy) By Air $50 Weight : 40-100 gms/issue

PH: +91-1872-220139 Email: mishkatqadian@gmail.com